توضیح القرآن

سورۂ آلِ عمران

شیخ محمد اقبال ایم۔ اے

علمی کتاب خانہ۔ اُردو بازار۔ لاہور

Rs. 4/50

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

مہمانی سے پاس اللہ اور جو پاس اللہ

(یہ) اللہ کے ہاں سے مہمانی ہو گی اور اللہ کے پاس جو

خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

خوب تر ہے نیک لوگ

ہے وہ نیک لوگوں کے لئے خوب ترین ہے۔

غَرَّ دھوکا دیا يَغُرُّ دھوکا دینا لَا يَغُرَّنَ ہرگز دھوکا نہ دے بَلَد یا بَلْدَہ شہر۔ بستی اس کی جمع بِلَاد اور بُلدان ہے مِہاد جس چیز کو بچھایا گیا۔ بچھونا۔

تفسیر آیت ۱۹۶ — ۱۹۸

کُفّار کی شوکت ملمّع کاری ہے

قریشِ مکہ اور یہود کی تجارت دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی۔ بیرونی ممالک سے بھی ان کے تجارتی تعلّقات تھے۔ اہلِ اسلام چار طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے۔ بیرونی تجارت کے دروازے ان پر قطعاً بند تھے۔ آیتِ بالا میں اسی حالت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے۔ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ نیک لوگوں کی چاہے کامیاب ماحول میں کوئی قدر نہ ہو لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ اُن کی مہمانوں کی طرح عزت افزائی کرے گا۔

Marfat.com

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اور یقیناً سے اہل کتاب - جو ایمان رکھتے ہے

اور یقیناً اہل کتاب (میں) سے (بعض) ہیں جو ایمان رکھتے ہیں

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ

ساتھ اللہ اور جو نازل کیا گیا طرف تمہارے اور جو نازل کیا گیا

اللہ پر اور اس پر جو اتارا گیا تمہاری طرف اور جو اتارا گیا

اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

طرف ان کے عاجز لئے اللہ نہیں سودے میں لیتے

ان کی طرف اللہ کے حضور عاجز ہو کر وہ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ

عوض آیات اللہ دام کم وہ

آیات کی عوض قلیل دام سودے میں نہیں لیتے۔ انہی

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ

لئے ان کے اجر اُن کا پاس رب اُن کا یقیناً

کے لئے ان کے رب کے پاس اُن کا اجر ہے۔ یقیناً

اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

اللہ تیز حساب

اللہ جلد حساب لینے والا ہے

Marfat.com

تفسیر آیت ۱۹۹

اس آیت میں اُن اہل کتاب کا اجر ہے جو زندگی بھر اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار رہے۔ اسلام کی دعوت پہنچی تو اسے قبول کر لیا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوْا	وَ
اے	جو	ایمان لائے	ثابت قدم رہو	اور
اے ایمان والو!		ثابت قدم رہو		اور
صَابِرُوْا	وَ رَابِطُوْا	وَاتَّقُوا
مقابلہ میں جم کر رہو	اور مستعد رہو	اور تقویٰ رکھو
مقابلہ میں جم کر رہو	اور مستعد رہو	اور اللہ سے
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع	
اللہ تاکہ تم فلاح پاؤ گے	
تقویٰ رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ	

تفسیر آیت ۲۰۰

دلِ بیدار اور صلاحِ کار

ارشاد ہے اِصبِروا یعنی ثابت قدم رہو۔ صَبر کے لغوی معنی

Marfat.com

ہیں اپنے کو روکنا یا سہارنا یا کسی بات پر قائم رکھنا۔ مراد یہ ہے کہ آدمی ہر حال میں اپنے ایمان اور کردار کو پختہ رکھے۔ مشکلات سے نہ گھبرائے۔ ناداری اور افلاس میں ہمت نہ ہار بیٹھے۔ کسی سے حسد یا بغض نہ کرے۔ لالچ کا شکار نہ ہو جائے۔ چوری یا خیانت نہ کرے۔ اگر امیر ہے تو مغرور نہ ہو جائے۔ عیاشی اور فضول خرچی نہ کرے۔ غرباء کے زحمت اور دل شکنی کا باعث نہ ہو۔ یہ سب باتیں صبر میں شامل ہیں۔

صَابِرُوْا کے معنی ہیں دوسروں کے مقابل ثابت قدم رہو یعنی دشمن کی قوت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اُس سے ہمت نہ ہارو۔ فرار نہ کرو۔ اُس کی غلامی اختیار نہ کرو۔ اگر اہلِ دنیا تمہیں دکھ پہنچائیں تو تم اُن کے مقابل ضد اور عداوت پر نہ اُترو۔ جہاں تک ممکن ہو فراخ دلی اور عفو و احسان سے کام لو۔

رَابِطُوا کے معنی ہیں دل کو باندھے یا لگائے رکھو یعنی مستعد رہو مثلاً

(۱) میدانِ جنگ میں ہر وقت چوکس رہو۔ دشمن کی چال یا شبِ خون وغیرہ سے محتاط رہو۔ مُرَابَطہ کا لفظ بالعموم انہی معنی میں آتا ہے۔

(۲) میدانِ زندگی میں اغیار کے مقابل دل کو بیدار رکھو۔ غفلت کی نیند سے بچ کر رہو۔ انفرادی اور قومی سطح پر دیگر اقوام کے مقابل تیاری کرتے رہو۔

(۳) اللہ تعالیٰ سے دل کا رشتہ استوار رکھو۔ عبادات باقاعدہ انجام دو۔ دین کے معاملات میں سُستی نہ کرو۔

(۴) اقرباء سے دل کا تعلق قائم رکھو۔ اُن سے رابطہ نہ توڑو۔ ان سے ہمیشہ تعاون کرو۔

ساری سورت میں دشمنانِ اسلام کے خلاف علمی اور عملی جہاد کے مضامین ہیں۔ یہ آخری آیت ان مضامین کا ماحصل ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ

(۱) اہلِ کتاب

(۲) عربی قواعد

Marfat.com

توضیح القرآن کی پہلی جلد یعنی

تفسیر سورۂ بقرہ میں اہلِ کتاب کی مختصر تاریخ پیش کی گئی تھی۔ سورۃ آلِ عمران میں بھی اہلِ کتاب کی تاریخ کی طرف جابجا اشارے ہیں اس لئے تفسیرِ سورۂ بقرہ سے اہلِ کتاب کی تاریخ کو یہاں ضمیمہ کے طور سے پیش کیا جارہا ہے۔

ضمیمہ کا دوسرا حصہ عربی قواعد پر مشتمل ہے۔ یہ قواعد اس سے قبل سورۂ نور کی تفسیر کے ساتھ چھپ چکے ہیں۔ البتہ اب کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

اہلِ کتاب

اہلِ کتاب ان ملتوں کو کہتے ہیں جن کے پاس اسلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب نازل ہوئی ہے۔ قرآن حکیم میں اہلِ کتاب کی فقط دو ملتوں کا ذکر ہے، یہود اور نصاریٰ۔ (ان کے ساتھ بعض لوگ صابئین کو بھی شامل کر لیتے ہیں) ان پر تورات، زبور اور انجیل نازل ہوئیں۔ اگرچہ یہ کتابیں اپنی اصلی صورت میں موجود نہ تھیں، فقط ترجمے تھے اور پھر ان میں تحریف بھی تھی مگر دین کے کچھ بنیادی حقائق ان میں اب بھی باقی تھے۔ اس لیے قرآن حکیم نے ان کے پیروؤں کو اہلِ کتاب تسلیم کیا اور اسلام نے مشرکین و کفار کے مقابلہ میں ان کے ساتھ کچھ زیادہ رعائتیں ملحوظ رکھیں۔

آغازِ اسلام میں یہود اور نصاریٰ کی عرب میں کافی آبادیاں تھیں۔ عیسائیوں کا مرکز نجران کا علاقہ تھا۔ اس کے علاوہ مکہ اور اس کے نواح میں بھی موجود تھے۔ شمال کی طرف جو قبیلے رومی سلطنت سے متاثر تھے ان میں عیسائیت کو بہت فروغ حاصل تھا۔ بنو غسان اور بنو کلب تمام تر عیسائی تھے۔ بنو طیّ اور بنو تمیم کی اکثر شاخیں اسی مذہب کی پیرو تھیں۔ قبیلہ طیّ کا مشہور اور فیاض سردار حاتم طائی مذہباً عیسائی تھا۔ یہود کی ایک معتد بہ اور طاقت ور آبادی مدینہ میں تھی۔ تیما، فدک اور وادی القریٰ میں بھی ان کی خاصی آبادیاں تھیں۔ ان دونوں مذہبوں کا عرب میں کافی دبدبہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے سال یمن کے حبشی فرمانروا ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔

یہود کے قدیم وطن

Marfat.com

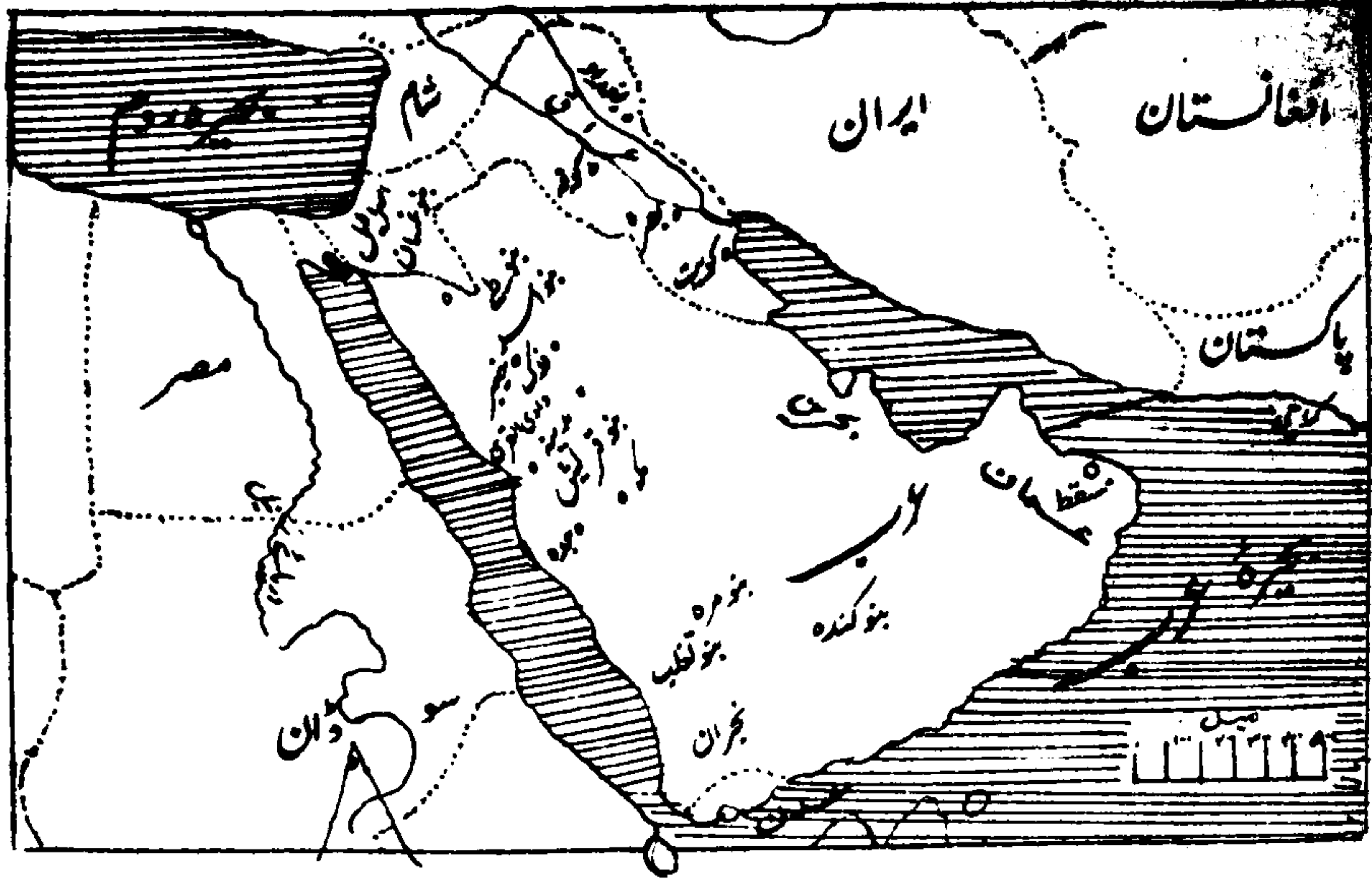
افغانستان
ایران
پاکستان
شام
مصر
سودان
عمان
مسقط
بنو کنده
بنو تغلب
نجران
میل

Marfat.com

اور کعبہ کو گرانا چاہا تھا مگر خود ہی خدائی غضب کا شکار ہو گیا۔
یہود (اور نصاریٰ کا دعویٰ تھا (اور اب بھی ہے) کہ ہماری مقدس کتابیں صحت اور صداقت کا مظہر ہیں۔ ان کتابوں کی تعلیم وتبلیغ کے لئے ان کے علما ہمیشہ سرگرم کار رہتے تھے اور لوگوں کو اپنی راہ پر لانے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ یہود نے تورات کی تعلیم کے لئے باقاعدہ مکتب قائم کر رکھے تھے۔ اس اہتمام کا یہ نتیجہ تھا کہ مشرکین عرب کے کمال تعصب کے باوجود ان مذہبوں کی اشاعت آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ عربوں میں جو لوگ بتوں کی پوجا سے متنفر ہوتے وہ عام طور سے یہودیت یا عیسائیت کی گود ہی میں پناہ ڈھونڈتے تھے۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت فرمائے مدینہ ہوئے تو وہاں یہود کی منظم اور منضبط جماعتوں کی دسیسہ کاریوں اور فتنہ پردازیوں نے آپؐ کے ہر قدم پر سنگِ گراں حائل کرنے کی کوشش کی۔ اُن کی اِن کارستانیوں کا تذکرہ قرآنِ حکیم میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ ہے۔ قرآنِ کریم نے اِن کے عقائد و خیالات پر بھی بحث و تمحیص کی ہے۔

عیسائیوں کے تذکرے بھی قرآنِ حکیم میں جابجا بکھرے ہوئے ہیں۔ آغازِ اسلام میں عیسائی قبائل کی آبادیاں مدینہ سے تھوڑی دور شروع ہو جاتی تھیں لہٰذا ان سے واسطہ ناگزیر تھا۔ حبشہ، مصر، شام، یمن کے کچھ علاقوں میں عیسائیت کا سکہ لاشریک طور پر چل رہا تھا۔ سب علاقے ملکِ عرب کے حاشیوں پر تھے۔ ضرور تھا کہ جلد ان سے بھی واسطہ پڑے اس کے علاوہ خدائے حکیم و علیم کو یہ بھی علم تھا کہ نصاریٰ میں قبولِ حق کی وافر استعداد ہے۔ اس لئے قرآن کے روئے خطاب بارہا ان کی طرف پھرا ہے تاکہ ان

Marfat.com

کی غلطیوں پر آگاہ کرکے اسلام کی طرف مائل کردے۔

قرآن حکیم کے متعدد صفحات یہود اور نصاریٰ کے تذکرہ سے پُر ہیں۔ قرآن حکیم نے ان قوموں کی سرگزشت، معتقدات اور داستانِ عروج وزوال پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس تاریخ کی طرف سورۂ مائدہ میں بھی جابجا اشارات ہیں۔ قرآنِ حکیم تاریخ کو محض تاریخی نقطۂ نگاہ سے بیان نہیں کرتا بلکہ عبرت پذیری اور درس آموزی کے لئے بیان کرتا ہے اس لئے وہ اس کا مکمل اور اٹوٹ تسلسل پیش نہیں کرتا۔ موقع کی ضرورت کے لحاظ سے فقط مناسب اور اہم کڑیاں بتانے پر اکتفا کرتا ہے۔

چنانچہ اس تاریخ کی مسلسل تصویر کشی کے لئے انجیل و تورات اور آثار قدیمہ سے رہنمائی حاصل کرنی پڑتی ہے۔ یہود اور نصاریٰ کی سرگزشت مختصر طور پر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

یہود

اس قوم کو قرآنِ حکیم نے بالعموم بنواسرائیل کے نام سے یاد کیا ہے۔ اسرائیل جس کے معنی مردِ خدا ہیں حضرتِ یعقوبؑ کا لقب تھا۔ حضرت یعقوبؑ حضرت ابراہیمؑ کے فرزند جناب اسحٰقؑ کے بیٹے تھے حضرت یعقوبؑ کے کئی بیٹے تھے جن میں سے ایک حضرت یوسفؑ تھے۔ حضرت یوسفؑ جب شاہِ مصر کے دربار میں وزیر اور صاحبِ اختیار ہوگئے تو حضرت یعقوبؑ اپنی سب دیگر اولاد کے ساتھ فلسطین سے وہیں تشریف لے گئے۔ وہاں ان کی اولاد پھلی پھولی اور بنی اسرائیل یعنی اسرائیل کی اولاد کہلائی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام یہودا تھا۔ بنو اسرائیل شاخ یہودا کی اولاد تھی وہ یہود کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس نے [illegible] کے بعد علیحدہ حکومت بنالی اور آخر کار بہت امتیاز

Marfat.com

حاصل کیا ان کی وجہ سے سب بنو اسرائیل بعد میں یہود کہلانے لگے لہٰذا بنو اسرائیل اور یہود آج کل ایک معنی میں مستعمل ہیں۔

حضرت یوسفؑ کا زمانہ ۱۹۰۰ قبل مسیحؑ کے لگ بھگ کا ہے۔ ان کے بعد تقریباً ۵۰۰ برس کے عرصہ میں بنو اسرائیل نہایت تیز رفتاری سے بڑھے بارہ ائے۔ ان سے قبل جو قوم مصر میں آباد تھی قبط کہلاتی تھی۔ ان دو مختلف اصل اقوام میں جلد حریفانہ چشمک پیدا ہو گئی جس نے بڑھتے بڑھتے خوں آشام عداوت کا روپ دھار لیا۔

حکومت قبطیوں کے ہاتھ میں تھی۔ ان کے بادشاہ کا لقب فرعون تھا جو اپنے کو دیوتا سمجھتا تھا۔ صاحب نگیں ہونے کی وجہ سے قبطیوں کو غلبہ حاصل تھا۔ انہوں نے بہت جلد اسرائیلیوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لیا۔ اسرائیلیوں نے مذہب بھی انہی کا اختیار کر لیا۔ اس مذہب کی رو سے کئی خدا تھے جن میں سب سے بڑا سورج تھا اس کی عبادت ہوتی تھی۔ گائے کی بھی پوجا ہوتی تھی۔

اسرائیلیوں کی حالت بہت زار و زبوں ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگاری اور ہدایت کے لئے حضرت موسیٰؑ کو مبعوث کیا۔ ان کی مدد کے لئے ان کے بڑے بھائی ہارونؑ کو بھی نبوت سے سرفراز کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے خداوند تعالیٰ کے حکم سے اپنی امت کو قوم فرعون سے چھپ کر راتوں رات مصر سے نکالا اور عازم فلسطین ہوئے۔

فرعون بنو اسرائیل کے ان خانہ زاد اور ناخریدہ غلاموں کو ہاتھ سے دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ فوجیں لے کر تعاقب میں دوڑا اور صبح ہوتے ان کے قریب جا پہنچا۔ اسرائیل اس دوران بحیرۂ احمر کے کنارے پہنچ چکے تھے انہوں نے دیکھا کہ ایک طرف سمندر ہے اور دوسری طرف [illegible] جبار، تو لرز اٹھے اور حضرت موسیٰ سے [illegible]

Marfat.com

سے قبرستان دکھتے کہ تو ہمیں یہاں لے آیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو تائیدِ خداوندی کا یقین تھا انہوں نے کہا کہ گھبراؤ مت اللہ تعالیٰ خلاصی کی صورت نکالے گا جناب موسیٰؑ کو بارگاہِ الٰہی سے سمندر پر اپنا عصا مارنے کا حکم ہوا۔ انہوں نے تعمیل کی اور سمندر دو نیم ہو گیا۔ ایک خشک راہ سمندر کی دو دیواروں کے درمیان تیار ہو گئی موسیٰ نے اپنی قوم کو اس راستے سے گزارا۔ اتنے میں فرعون بھی آ پہنچا۔ وہ بھی اپنے لشکر کو لے کر اس راستے ہو لیا۔ ابھی سمندر کے وسط ہی میں تھا کہ پانی کی دیواریں مل گئیں۔ فرعون لشکر سمیت غرقاب ہوا۔ اس نے ڈوبتے ڈوبتے توبہ کی، مگر موت کے دروازے میں توبہ کی کیا چل سکتی ہے، ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدن کو سرمایۂ عبرت بنانے کے لئے محفوظ رکھ لیا جو آج بھی مصر میں جس کا تابوت پڑا ہے اور قرآن کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔

حضرت موسیٰ قوم سمیت کوہِ سینا کی وادی میں پہنچے بنو اسرائیل کی منزلِ مقصود فلسطین کا ملک تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے نامزد کر دیا تھا۔ مگر یہ صدیوں کی غلامی کی ماری ہوئی قوم اس قابل نہ تھی کہ فوراً حکومت و اختیار کی ذمہ داریاں سنبھال سکے۔ اس کو کچھ عرصہ کے لئے صحرائے سینا میں رکھا گیا تاکہ صحرائی زندگی میں رہ کر مردانہ جوہر پیدا کر سکے مگر جن کی سرشت ہی فاسد ہو چکی تھی وہ کیا سنورتے۔

یہ ایک نہایت ہی کج بین، سست نہاد اور کمزور دل قوم تھی۔ بات بات پر حضرت موسیٰ کے ساتھ الجھتی اور ان کے لئے آئے دن نئی پریشانیاں پیدا کرتی تھیں۔

سینا کا صحرا اگرچہ ایک بے آب و گیاہ سنگلاخ زار تھا مگر خدائے رحیم نے اس قوم پر ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ رکھا۔ ایک سوختہ سامان چٹان سے بارہ چشمے جاری کر دیئے۔ اس لاقل قوم نے جب لذیذ کھانوں کے

Marfat.com

مے ضد کی تو انہیں بیٹھے بٹھائے من و سلویٰ ملنے لگا۔ صحرا کی گرمیاں سے پہلے تھیں مگر ادھر گرما کا موسم سرخ کرتا اور اُدھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بادلوں کے خیمے تن جاتے لیکن اس کے لیں اور بے صبر قوم کو کبھی سیری نہ ہوئی۔ ان کے دل ہمیشہ گرسنہ جان رہے، ان کی زبانیں ہمہ دم شکووں سے معمور ہیں۔ اپنے محسن پیغمبر سے ان کی ہمیشہ یہی تکرار رہی کہ مصر کی حسین اسطاعت بخش سرزمین سے نکال کر تم نے ہماری زندگی اجیرن کر دی ہے۔ وہ دلن جو ان کے لئے غلامی کا حصار تھا اب بھی ان کے دلوں کا قبلہ ہو رہا تھا۔

جنت مصر کی دلکشیوں کی یاد ہی بنو اسرائیل کے لئے سوہان روح نہ تھی آبائی مذہب کی یاد بھی ان کے دلوں کو اندر ہی اندر تڑپا رہی تھی۔ حضرت موسیٰؑ جب چلہ کاٹنے کے لئے پہاڑ پر گئے تو قوم نے ان کی غیر حاضری کو غنیمت جانا اور سونے چاندی کا ایک بچھڑا بنا کر اس کے آگے ماتھا رگڑنے لگے۔ حضرت ہارون کے روکے نہ رُکے۔ حضرت موسیٰ واپس آئے تو یہ نقشہ دیکھ کر بہت دکھی ہوئے۔ انہوں نے اس بچھڑے کو نابود کیا اور اسرائیل کی باغی پیشانیوں کو خدائے واحد کے آگے جھکنا سکھایا۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ کی اُمت ان سے ایک اور مطالبہ کر بیٹھی۔ کہا خدا سے کہو کہ ہمارے سامنے بے نقاب جلوہ آرائی کرے۔ چنانچہ آپ ان کے منتخب نمائندوں کو لے کر سینا پر گئے۔ وہاں خدا کا جلوہ دیکھنا تو ایک طرف یہ "صاحب دل" سردار یکلی کے ایک کڑکے کی تاب بھی نہ لا سکے۔ بیہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو توبہ کی اور واپس گھر آ گئے۔

کچھ عرصے بعد حضرت موسیٰ نے اپنی امت سے کہا کہ آؤ بڑھ کر فلسطین پر قبضہ کر لیں۔ امت نے جواب دیا کہ وہاں ایک زبردست قوم آباد ہے ہم ان پر حملہ نہیں کریں گے۔ اگر تمہیں اپنی کامیابی کا [illegible]

Marfat.com

گمان ہے تو اپنے رب کے ساتھ وہاں جاؤ، ملک پر قبضہ کر لو، پھر ہمیں بلانا ہم بھی آجائیں گے۔

حضرت موسیٰؑ اس جواب سے مایوس ہو گئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے اللہ میرا اختیار تو خود اپنے پر ہے یا اپنے بھائی پر، اللہ ہی میری قوم کو فاسق ہے۔ اس کے اور میرے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ہم نے ارض فلسطین اس قوم پر چالیس برس کے لئے حرام کر دی ہے۔ ان ایام میں یہ لوگ صحراؤں میں سرگرداں و حیراں پھرتے رہے اس عرصے کو تیہ (سرگردانی) کا عرصہ کہتے ہیں۔ اس مدت کے خاتمے تک اس قوم کے سب مفلوج بڈھے اگلی دنیا پہنچ گئے نئی پود عزم و حوصلہ سے اٹھی اس نے فلسطین کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا۔ چار سو برس مزید گزر گئے تو حضرت طالوت کے عہد میں بنو اسرائیل نے سارا فلسطین اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔

حضرت طالوت کے بعد حضرت داؤدؑ ان کے جانشین ہوئے۔ آپ کو زبور عطا ہوئی۔ ان کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ حکومت و نبوت پر فائز ہوئے۔ جناب داؤد اور سلیمان کے عہد میں بنو اسرائیل جاہ و جلال کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ گئے۔ حضرت سلیمان کے عہد میں ہیکل تعمیر ہوا۔

بنو اسرائیل کی عصیاں کار فطرت نے حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کے عہد میں بھی سازشوں اور فتنہ انگیزیوں کا دامن نہ چھوڑا۔ چنانچہ سورۂ مائدہ کی آیت ۷۸ میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت داؤد کی زبانی ان پر لعنت کی گئی۔ حضرت سلیمان کے بعد فلسطین فرقہ بندی اور گروہ سازی کا گہوارہ بن گیا امت موسوی دین حق کو بھول گئی۔ شرک، بت پرستی،

Marfat.com

بادہ گری، توہم پرستی اور کہانت نے ان کے ہاں ڈیرے لگا لئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت کے لئے کئی پیغمبر بھیجے مگر اس نے کسی کی نہ سُنی۔ پیغمبروں کو دُکھ دئے، ان کے خلاف سازشیں کیں۔ بلکہ بعض کے خون سے ہاتھ رنگ لئے۔

اِن حالات میں مذہبی ٹھیکیداروں کے لئے اپنی دکانیں چمکانے کا قدیں موقع تھا۔ انہوں نے عجیب وغریب عقائد اختراع کئے۔ عوام سے کہا تم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور محبوب ہو۔ جنت تمہاری موروثی جایداد ہے۔ تم اول تو دوزخ میں داخل ہی نہ ہو گے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ در دوزخ پہ بیٹھ کر تمہارا داخلہ روکتے جائیں گے اور کسی کو فرشتوں نے اندر دھکیل بھی دیا تو آگ زیادہ سے زیادہ چند دن ہی اسے چھوئے گی اس کے بعد وہ نعیم ابدی کے گلزاروں میں فروکش ہو جائے گا۔

ان علمائے سُوء نے اپنی گدیوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔ سادہ لوح عوام کو ٹکڑوں کی طرح ہانکتے رہے۔ تورات میں اپنی مرضی سے معنوی اور لفظی تبدیلیاں کر دیں۔ نجاتِ حشر کے ضامن بن گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود گمراہی، بداعمالی اور زشت کاری کی دلدل میں پھنس گئے۔ قدرت نے اپنے انعامات کو اس قوم پر بے اثر دیکھا تو انہیں عذابوں میں مبتلا کر کے متنبہ کرنا چاہا۔

بابل کے جبار بادشاہ بخت نصر نے چار بار یروشلم پر حملہ کیا اور ہر بار کی ایلغار سے اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ بنو اسرائیل کو بے دریغ قتل کیا، جو زندہ بچے انہیں غلام بنا کر ساتھ لے گیا[1] کچھ عرصہ بعد بابل ایران کے زیر نگین آیا تو ایرانیوں نے اس قوم کو آزاد کیا۔ چنانچہ اسرائیل کی ایک شاخ یہود نے (جس سے یہودیہ کی بنیاد پڑی) ایک آزاد حکومت

---

[1] آخری حملہ ۵۸۶ ق م میں ہوا۔

Marfat.com

تمام کی۔ کئی برس میں ہیکل کو از سرِ نو آباد کیا۔ مگر یہ قوم پھر ضلالت میں گم ہو گئی۔ اللہ کا عذاب سکندر کی صورت میں اٹھا اس نے ۳۳۲ ق م میں یہودیہ کو تسخیر کر لیا۔ بعد میں سکندر کے جانشینوں نے یہود کی اس باجگذار سلطنت کی دھجیاں تک اڑا دیں۔ سکندر کی قوم کا زور ٹوٹا تو اور قومیں یکے بعد دیگرے قابض رہیں۔ بالآخر رومیوں نے تسلط جما لیا اور یہود ان کے ہاتھوں بار بار اجڑے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ۷۰ ع میں رومیوں نے ہیکل کو جلا دیا اور انجام کار یہودیوں کا وجود اپنے آبائی وطن سے تقریباً محو ہو گیا۔

فطرت نے یہود کو ایک بار پھر پنپنے کا موقع دیا۔ حضرت مسیحؑ کو ان کی اصلاح و بہبود کے لئے مبعوث کیا۔ رومی حاکم حضرت عیسیٰؑ کے دشمن ہو گئے اور آپ کو قتل کرنے کی سوچنے لگے۔ اسرائیلیوں نے رومیوں کو خوش کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں حضرت عیسیٰ کو ان کے حوالے کرنا چاہا۔ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے صاف بچا لیا اور بدبخت یہود فلاح کا آخری موقع بھی کھو بیٹھے۔ بعد میں رومیوں نے ان پر بغاوتوں کی پاداش میں پے بہ پے مظالم ڈھائے اور ان کا قومی شیرازہ مٹا ڈالا۔ عیسائیت نے فروغ پایا تو یہودیوں کی حکومت کی بازیافت کے لئے رہی سہی امیدیں بھی خاک میں مل گئیں۔ انجام کار صلیبی جنگوں میں انہیں ملک بدر کر دیا گیا اور یہ مختلف ملکوں میں بکھر گئے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں یہود کی بستیاں مدینہ، فدک اور تیماء وغیرہ میں تھیں۔ مدینہ کے یہود ان سب پر فائق تھے۔ یہ بہت مالدار اور صاحبِ رسوخ تھے۔ یہود کا سودی کاروبار پھیلا ہوا تھا۔ انہوں نے مضبوط قلعے بنا رکھے تھے

جن کا انہیں بہت ناز تھا۔ اگرچہ یہ کوئی جنگ آزما لوگ نہ تھے تاہم انہوں نے کسی طرح اہل عرب پر اپنی نام نہاد شجاعت کی دھاک بٹھا رکھی تھی۔ بالخصوص مدینہ کے قبائل ان سے بہت مرعوب رہتے تھے۔ اسلام سے پہلے اوس اور خزرج کی جنہیں بعد میں اسلام نے انصار کا نام دیا ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ تھی۔

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں رونق افروز ہوئے یہاں یہود کے کئی قبائل تھے جن میں بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ ممتاز ترین تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد ان تینوں قبیلوں سے معاہدۂ تعاون کر لیا جس کو صحیفۂ مدینہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مگر یہود نے ان معاہدہ کی ہمیشہ خلاف ورزی کی اور علانیہ یا خفیہ دشمن کا ساتھ دیتے رہے۔ انہیں اس کی پاداش بھگتنی پڑی۔ بنو قینقاع کو شام کی طرف ملک بدر کیا گیا۔ بنو نضیر کو خیبر کی طرف نکالا گیا اور بنو قریظہ جنہوں نے دشمن کے ساتھ مل کر برسرِ میدان اہلِ اسلام پر حملہ کیا تھا قتل کر دئے گئے ان کی عورتوں بچوں کو غلام بنایا گیا۔ تورات میں غداری کی یہی پاداش درج ہے۔

خیبر جا کر بھی بنو نضیر کید و بدی سے باز نہ آئے۔ انہوں نے مدینہ پر حملہ کی ٹھانی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہل کر کے انہیں فاش شکست دی۔ ان کی قدیمی ضد پھر بھی نہ گئی اور حضرت عمرؓ نے انہیں عرب کی سرحدوں سے نکال باہر کیا۔

عرب کے یہود اوّل سے آخر تک اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سازشوں کے سامان کرتے رہے۔ ان میں بہت کم لوگ اسلام لائے۔ ان کی اکثریت کے سنگین دلوں پر آوازِ حق کا کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ نہایت چالاک، چالباز اور منصوبہ خیز قوم تھی۔ ان کے دماغ

Marfat.com

سے پرہیز کیا ہوتے تھے اس لئے ان کی سازش انگیزیوں کا انسداد ہوتے ہوتے کافی برس گذر گئے۔

تورات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی واضح نشانیاں موجود تھیں۔ یہود اہل مدینہ سے کہا کرتے تھے کہ ایک نبی آنے والا ہے ہم اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اور اس کی قوتِ بازو کی مدد سے اپنے حریفوں کو کچل ڈالیں گے۔ مگر یہ سعادت پہلے اللہ تعالیٰ نے انصار کو بخش دی۔ یہود کو بہت حسد ہوا اور مارے تعصب کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آخر تک برگشتہ رہے۔ انجام کار اپنے ہی ہاتھوں انہیں دیس سے نکلنا پڑا۔

یہود کی الہامی کتاب (تورات)

قرآن حکیم میں یہود کی دو الہامی کتابوں کا ذکر ہے۔ تورات اور زبور مگر جہاں تک اسرائیلی شریعت کا تعلق ہے قرآنِ حکیم زیادہ تر تورات کا ہی ذکر کرتا ہے۔

یہود کو جن الہامی کتابوں کا دعویٰ ہے ان کی تعداد ۳۹ ہے ان کو عہد نامہ عتیق (OLD TESTAMENT) کہا جاتا ہے۔

یہود میں کئی انبیاء آئے تھے۔ ان کے نام سے اکثر صحیفے انہوں نے اب بھی سنبھال رکھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہیں۔

قرآن حکیم نے جا بجا تصریح کر دی ہے کہ یہود کے علماء دنیاوی فوائد کی خاطر تورات میں تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ کچھ صحیح تعلیمات میں اب بھی سلامت ہیں مگر تورات مکمل تعلیمات سے عاری ہے۔ موجودہ عہد میں مغرب کے اکثر علماء بھی تورات کی اصلیت کے قائل نہیں۔

بنو اسرائیل کے عہد نامہ عتیق کے ۳۹ صحیفوں میں سے پانچ کو حضرت موسیٰ سے منسوب کرتے ہیں مگر ان میں خود حضرت موسیٰ کے سوانح حیات

بھی درج ہیں اور نبی اسرائیل کی تاریخ بھی۔ اب کون مان سکتا ہے کہ یہی تورات ہے جو قرآن کے بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو دی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ان کی سرگذشت تو لکھ کر دی نہیں ہوگی۔

یروشلم پر کئی بار حملے کئے جن میں تورات بھی معدوم ہوگئی۔ حضرت عزیر نے غالباً پانچویں صدی قبل مسیح میں تورات کو اپنے حافظہ سے مدون کیا۔ ہمیں حضرت عزیر کے حافظہ اور ان کی بصیرت پر پورا اعتماد ہے مگر ان کا نسخہ آج ہمارے سامنے نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ نسخہ بھی جلد ناپید ہوگیا۔ بعد میں جو نسخے مرتب ہوئے اور ہمارے پاس ترجمہ در ترجمہ ہو کر پہنچے ہم ان کو مکمل طور سے الہامی تسلیم نہیں کر سکتے۔

تاریخی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو حوادثِ زمانہ سے تورات کے سالم بچ نکلنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی اور رہیں داخلی شہادتیں تو ان کے پیشِ نظر تو ایک مسلمان عہد نامہ عتیق کو الہامی کتاب تسلیم کرنے پر کبھی آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بیانات کا قرآن سے کئی باتوں میں اختلاف ہے اور پھر اس میں بعض ایسی ناسزا باتیں انبیاء سے منسوب ہیں جنہیں مسلمان کا ایمان کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔ مثلاً تورات میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی غیر حاضری میں بنو اسرائیل کے لئے سونے کا بچھڑا حضرت ہارونؑ نے بنایا تھا، ہمارے نزدیک یہ ایک بہتانِ عظیم ہے کیونکہ ایک نبی کبھی شرک کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک ادنیٰ مثال ہے اس مضمون کو پھیلانے کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہوگی۔

قرآنِ حکیم سے اور اسلامی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی پیشین گوئیاں روشن طور پر موجود تھیں مگر آج تورات کو اٹھا کر دیکھئے تو وہ واضح

نہیں۔ ہاں ایک باریک بین نگاہ اب بھی اس میں گوہرِ مقصود ڈھونڈ سکتی ہے۔

نصاریٰ

عیسائیوں کو قرآن حکیم نصاریٰ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اس بارے میں علماء میں اختلاف ہے کہ نصاریٰ کے لغوی معنی کیا ہیں۔ اس سلسلہ میں تین نظریے ہمارے سامنے ہیں:

(۱) روم میں جب عیسائیت پھیلی تو وہاں کے لوگ عیسائیوں کو (NAZARENE) نضرینی کہتے تھے۔ نصاریٰ غالباً اس کی معرب صورت ہے۔

(۲) نام مسیح ناصری کی نسبت سے ہے۔ جناب مسیح اپنے سکونتی شہر ناصرہ کے انتساب سے مسیح ناصری کہلاتے تھے۔ اس نسبت سے ان کے پیروکار بھی نصاریٰ کہلائے۔

(۳) اس لفظ کا مادہ نصران (نصر یا مدد) ہے یائی نسبتی سے نصرانی (شوشک نصرانیہ) ہوا۔ اس کی جمع نصاریٰ ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے مخاطبین سے کہا: مَنْ انصاری اِلَی اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کے کام میں کون میری مدد کرے گا) ——— اس پر حواریوں نے جواب دیا: نحن انصارُ اللہ (ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں) حواری چونکہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰؑ کے انصار ہو گئے لہٰذا انہیں نصاریٰ کا لقب ملا۔ اور بعد میں یہی نام تمام ملت کے لئے رائج ہو گیا۔

حضرت عیسیٰ کو قرآن حکیم میں علاوہ عیسیٰ کے مسیح اور ابن مریم کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے آپ کی والدہ حضرت مریم خاندان بنو اسرائیل سے

Marfat.com

تھیں۔ جناب مریم کو ان کی والدہ نے ہیکل کی نذر کر دیا تھا جہاں آپ ایک صومعہ کی پاکباز زندگی بسر کر رہی تھیں۔ حالتِ دوشیزگی ہی میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوئی کہ تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جس کا نام المسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ حضرت مریم نے کہا کہ یا رب! میرے ہاں اولاد کیونکر ہو گی جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں — ۹ جواب ملا کہ اللہ کے کاموں کا یہی پیرایہ ہے کہ جب وہ چاہتا ہے کہ کوئی امر واقع ہو تو وہ "کُن" (ہو جا) کہتا ہے اور وہ امر ظہور پذیر ہو جاتا ہے (آل عمران ۴۵-۴۶)

حضرت مریم خدا کے حکم سے بغیر کسی بشری مس کے حاملہ ہو گئیں۔ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ بہت گھبرائیں۔ آبادی سے دُور جا کر بچہ جنا۔ بدنامی کا ڈر لرزا رہا تھا مگر عین اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ ڈرو مت، جب لوگ ملامت کریں تو انہیں بچے کی طرف رجوع کرو۔ چنانچہ جب لوگوں نے حضرت مریم کی مذمت کرنا شروع کی تو آپ نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بول اٹھا کہ میں خدا کا بندہ اور نبی ہوں (سورۂ مریم ۱۶ تا ۳۴)

اناجیل میں حضرت مریم کے خاوند کا نام یوسف بتلایا گیا ہے جس سے بعض لوگوں نے اس نظریہ کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے حضرت مسیح باپ کے بغیر پیدا نہیں ہوئے تھے۔ یہ موقع اس وقت طویل بحث کا نہیں۔ قرآن حکیم کی عبارات واضح اور روشن ہیں۔ صاف بتاتی ہیں کہ جناب مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اگر اناجیل ہی معیارِ فیصلہ ہوں تو متی کی انجیل کی عبارت ملاحظہ ہو

اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ
جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ

Marfat.com

ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس
کی قدرت سے حاملہ پائی گئی پس اس کے شوہر یوسف
نے جو راست باز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا
تھا اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان
باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اُسے
خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یُوسف ابنِ داؤد
اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو
اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے
ہے اس کے بیٹا ہوگا۔ تو اس کا نام یسوع رکھنا
کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات
دے گا یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی
کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ
دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی
اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔

قرآن حکیم میں ان واقعات کا ذکر نہیں۔ بہر حال حضرت عیسیٰ کی پیدائش خداوندی کا ایک کرشمہ تھی۔

حضرت عیسیٰؑ کے بعد کے اکثر حالات زندگی پر ہماری لاعلمی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اناجیل سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تیس برس کی عمر میں تبلیغ کا آغاز کیا۔ مگر قرآن حکیم کے حوالہ سے ہم ابھی دیکھ چکے ہیں کہ آپ نے پیدائش کے پہلے روز ہی نبوت کا اعلان کیا تھا۔ بظاہر کچھ عرصہ شش و پنج میں گزرا ہوگا اور اشاعت دین کا باقاعدہ آغاز آپ نے تیس

Marfat.com

بیس کی عمر میں کیا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کی گمراہ بھیڑوں کو سیدھے رستے پر چلانے کے لئے آیا ہوں مگر ان بھیڑوں کو ہانکنے کے لئے ڈنڈے کی ضرورت تھی۔ انہوں نے آپ کی نہ سُنی۔ پہلے صرف چند ماہی گیروں نے آپ کا دامنِ ہدایت تھاما۔ ان کو قرآن حکیم نے حواریوں کا نام دیا ہے۔

ان جاں نثار اصحاب کی مدد سے آپ کی تحریک میں نئی جان پیدا ہوئی مگر روم کے شہنشاہ نے آپ سے وہی خطرہ محسوس کیا جو اس سے پہلے حضرت ابراہیم سے نمرود کو اور جناب موسیٰ سے فرعون کو ہوا تھا۔ اس نے آپ کو قتل کرنے کی ٹھانی۔ حضرت عیسیٰ کی اپنی قوم نے غداری کی اور آپ کو گرفتار کروانا چاہا مگر اللہ کی تدبیر پر کس کا بس چل سکتا ہے۔ حق تعالیٰ نے ان کی عقل کو چکرا دیا اور آپ کی جان بچالی۔

اس واقعہ کے بعد آپ کی زندگی کہاں اور کیسے گذری؟ اس کا جواب ہمیں وضاحت سے نہیں ملتا۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ آپ رومی سلطنت سے نکل کر یہود کے دیگر قبائل میں چلے گئے مگر یہ محض ظن و تخمین ہے۔ قرآن حکیم فقط یہی بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔ آپ کو آسمان پر کب اٹھایا گیا؟ کیا اسی وقت جب کہ آپ کو دشمن کے ہاتھ سے بچایا گیا یا بعد میں؟ اس کے جواب میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ یہی کافی ہے کہ آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔

شاہی عتاب کا اس قدر خوف تھا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد [illegible] کوئی آدمی آپ کا نام لینے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا مگر جلد ہی [illegible] حواریوں نے میدانِ عمل میں [illegible]

Marfat.com

اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اس مذہب کو بنو اسرائیل میں زیادہ کامیابی حاصل نہ ہوئی مگر فلسطین اور اس کے نواحی ممالک سے ہوتے ہوئے یہ مذہب سارے یورپ پر چھا گیا

قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کا کلمہ ہیں، فرزند نہیں حضرت عیسیٰؑ نے بھی اسی عقیدہ کی تعلیم دی۔" اوائل عیسائیت میں اس عقیدہ کی اشاعت بھی تھی مگر تثلیث کا غلبہ تیزی سے بڑھتا گیا اور حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا قرار دیا گیا۔ ابتداء میں باپ اور بیٹے کی حقیقت کے بارے میں مباحثے ہوتے رہے اور وقتاً فوقتاً کونسلیں منعقد ہوئیں۔ ۳۲۵ء میں نیقیہ کی کانفرنس میں طے پایا کہ حضرت مسیح فرزند خدا ہی نہیں بلکہ ازلی و ابدی وجود رکھتے ہیں۔ اور ان کی اور خدا کی حقیقت ایک ہے۔ بعد میں آہستہ آہستہ اس نظریہ کو بھی توثیق حاصل ہو گئی کہ روح القدس بھی خدا اور بیٹے کی ہم مرتبہ ہے اور تینوں کی ایک وحدت ہے۔ لامحالہ حضرت عیسیٰ کی پرستش شروع ہو گئی اور اس پرستش میں جناب مریم کو بھی شامل کر لیا گیا۔ ایک گروہ نے تو بت پرستی بھی اختیار کر لی تھی[1]

نصاریٰ کی اکثریت تثلیث کی قائل ہے اور یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ جناب مسیح نے صلیب کے دکھ بھر کر اپنی امت کا کفارہ قیامت تک دے دیا ہے

انجیل: نصاریٰ موجودہ اناجیل کو الہامی مانتے ہیں۔ قرآن حکیم بھی

---

[1] ان میں وہ بتائے ہوئے واقعات میزکی چرچ ہسٹری سے ماخوذ ہیں دیکھئے صفحہ ۹۰
[2] یہ واقعات قرآن حکیم کے بیانات سے مختلف نہیں۔

انجیل کا سرچشمہ وحی ہی بتاتا ہے مگر ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی آگاہ کرتا ہے کہ انجیل اب خالص صورت میں باقی نہیں۔

جس انجیل کا ذکر قرآن حکیم میں ہے وہ الگ طور پر آج کہیں بھی اپنا وجود نہیں رکھتی حضرت عیسیٰ کے بعد کچھ لوگوں نے ان کی زندگی کے حالات لکھے اور اس ضمن میں ان کی تعلیمات بھی قلمبند کر دیں۔ یہی تعلیمات ایک حد تک الہامی انجیل کی آئینہ دار ہیں۔ اس لئے قرآن حکیم موجودہ کتاب کو انجیل کا نام دیتا ہے اور اس کی بعض تعلیمات کا قائل ہے۔

شروع میں کئی انجیلیں لکھی گئی تھیں۔ ان میں اختلاف تھا۔ اس لئے چوتھی صدی عیسوی میں موجودہ اناجیل اربعہ اور ان کے ساتھ کے دیگر صحیفوں کو منتخب کر کے انہیں عہد نامۂ جدید تسلیم کیا گیا۔

متی کی انجیل عبرانی میں اور باقی تین یونانی زبان میں لکھی گئیں جو اس وقت سرکاری اور علمی زبان تھی۔ بعد میں ان کے ترجمے دیگر زبانوں میں ہوئے۔

قرآن حکیم کا بیان ہے کہ انجیل میں آنحضرتؐ کی بعثت کے بارے میں بیّن اور روشن پیش گوئیاں تھیں (۶۱: ۶ و ۷: ۷ تا ۱۵) آج بھی اناجیل کو اٹھا کر دیکھا جائے تو ان پیش گوئیوں کی ایک جھلک ضرور نظر آتی ہے۔

Marfat.com

قواعدِ ابتدائیہ

افعالِ ثلاثی مجرّد

عربی زبان میں بنیادی افعال اکثر تین حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کو ثلاثی مجرد کہتے ہیں۔ ان کے مصدر عموماً فَعْلٌ، فِعْلٌ اور فُعْلٌ کے وزن پر ہوتے ہیں مثلاً وَعْظٌ، ذِکْرٌ، ظُلْمٌ۔

ثلاثی مجرد کا وزن فعل ہے۔ اس لئے پہلے حرف کو فاء (ف)، دوسرے کو عین حرف اور تیسرے کو لام حرف کہتے ہیں۔

ماضی مطلق کے صیغہ میں فعل ثلاثی مجرد کا پہلا اور تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ درمیان کا حرف کبھی فتحہ، کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ سے آتا ہے۔

(۱) فَعَلَ کی مثالیں: جَلَدَ (کوڑا مارا) اَخَذَ (لیا) شَهِدَ (گواہی دی) نَكَحَ (نکاح کیا) دَخَلَ (داخل ہوا) بَلَغَ (پہنچا) ذَهَبَ (گیا) دَرَأَ (دور کیا) اَمَرَ (حکم دیا)۔

(۲) فَعِلَ کی مثالیں: قَبِلَ (قبول کیا) كَرِهَ (ناپسند کیا) عَلِمَ (جانا) اَذِنَ (اذن دیا) سَمِعَ (سُنا) رَحِمَ (رحم کیا)۔

(۳) فَعُلَ کی مثالیں: كَرُمَ (کریم ہوا) حَسُنَ (حسین ہوا)۔

گردان

عربی زبان میں چودہ صیغے آتے ہیں۔ اس میں تثنیہ (یعنی دو) کا صیغہ زائد ہے جو اردو زبان میں رائج نہیں۔ عربی صیغے حسب ذیل ہوتے ہیں:-

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	۱	۲	۳
	مؤنث	۴	۵	۶

Marfat.com

مخاطب		واحد	تثنیہ	جمع
	مذکر	۷	۸	۹
	مؤنث	۱۰	۱۱	۱۲
متکلم (مذکر و مؤنث)		۱۳	۱۴	

ماضی کی گردان

			ماضی معروف		ماضی مجہول	
غائب	مذکر	واحد	فَعَلَ	اس مرد نے کیا	فُعِلَ	وہ کیا گیا
		تثنیہ	فَعَلَا	ان دو مردوں نے کیا	فُعِلَا	وہ دو کیے گئے
		جمع	فَعَلُوا	ان دو مردوں نے کیا	فُعِلُوا	وہ کیے گئے
	مؤنث	واحد	فَعَلَتْ	اس عورت نے کیا	فُعِلَتْ	وہ کی گئی
		تثنیہ	فَعَلَتَا	ان دو عورتوں نے کیا	فُعِلَتَا	وہ دو کی گئیں
		جمع	فَعَلْنَ	ان عورتوں نے کیا	فُعِلْنَ	وہ کی گئیں
حاضر		واحد	فَعَلْتَ	تو نے کیا	فُعِلْتَ	تو کیا گیا
		تثنیہ	فَعَلْتُمَا	تم دو مردوں نے کیا	فُعِلْتُمَا	تم دو کیے گئے
		جمع	فَعَلْتُمْ	تم مردوں نے کیا	فُعِلْتُمْ	تم کیے گئے
		واحد	فَعَلْتِ	تو (عورت) نے کیا	فُعِلْتِ	تو کی گئی
		تثنیہ	فَعَلْتُمَا	تم دو عورتوں نے کیا	فُعِلْتُمَا	تم دو کی گئیں
		جمع	فَعَلْتُنَّ	تم عورتوں نے کیا	فُعِلْتُنَّ	تم کی گئیں
متکلم		واحد	فَعَلْتُ	میں نے کیا	فُعِلْتُ	میں کیا گیا یا کی گئی
		تثنیہ	فَعَلْنَا	ہم نے کیا	فُعِلْنَا	ہم کیے گئے یا کی گئیں

Marfat.com

ماضی منفی

مَا یا لَا ماضی سے قبل آکر اسے منفی کر دیتے ہیں۔ دونوں کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ لَا ماضی کے ساتھ صرف تکرار کے لئے آتا ہے مثلاً لَا اَکَلَ وَ لَا شَرِبَ (اس نے نہ کھایا نہ پیا)۔

ماضی مطلق کی مشق مثالیں :

(۱) فَرَضَ (اس نے لازم قرار دیا) فَرَضَا ، فَرَضُوا ، فَرَضَتْ ، فَرَضَتَا ، فَرَضْنَ ، فَرَضْتَ ، فَرَضْتُمَا ، فَرَضْتُمْ ، فَرَضْتِ ، فَرَضْتُمَا ، فَرَضْتُنَّ ، فَرَضْتُ ، فَرَضْنَا ۔

(۲) نیز دَخَلَ ، حَفَظَ وغیرہ ۔

ماضی قریب

ماضی مطلق سے قبل قَدْ لگانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے ۔ مثلاً : قَدْ جَاءَ (آیا ہے) ۔

ماضی بعید

ماضی مطلق سے قبل کَانَ کا صیغہ لگانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے ۔

قَدْ کی ہیئت کسی حالت میں نہیں بدلتی لیکن کَانَ کا صیغہ اصل فعل کے ساتھ بدلتا جاتا ہے ۔ کَانَ کی گردان یہ ہے :

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَانَ (وہ تھا)	کَانَا (وہ دو تھے)	کَانُوا (وہ تھے)
	مؤنث	کَانَتْ (وہ تھی)	کَانَتَا	کُنَّ

Marfat.com

		واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب	مذکر	كُنْتَ (تو تھا)	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ (تو تھی)		كُنْتُنَّ
متکلم (مذکر و مؤنث)		كُنْتُ (میں تھا یا تھی)	كُنَّا	

مثالیں: كَانُوْا عَمِلُوْا۔ كُنَّا فَعَلْنَا۔

مضارع کی گردان

(مضارع حال و مستقبل ہر دو کے معنی دیتا ہے)

			مضارع معروف		مضارع مجہول	
غائب	مذکر	واحد	يَفْعَلُ	وہ کرتا ہے (یا کرے گا)	يُفْعَلُ	وہ کیا جاتا ہے (یا کیا جائیگا)
		تثنیہ	يَفْعَلَانِ	وہ دو کرتے ہیں (یا کریں گے)	يُفْعَلَانِ	وہ دو کئے جاتے ہیں (یا کئے جائینگے)
		جمع	يَفْعَلُوْنَ	وہ کرتے ہیں (یا کریں گے)	يُفْعَلُوْنَ	وہ کئے جاتے ہیں (یا کئے جائینگے)
	مؤنث	واحد	تَفْعَلُ	وہ کرتی ہے (یا کرے گی)	تُفْعَلُ	وہ کی جاتی ہے (یا کی جائے گی)
		تثنیہ	تَفْعَلَانِ	وہ دو کرتی ہیں (یا کریں گی)	تُفْعَلَانِ	وہ دو کی جاتی ہیں (یا کی جائینگی)
		جمع	يَفْعَلْنَ	وہ کرتی ہیں (یا کریں گی)	يُفْعَلْنَ	وہ کی جاتی ہیں (یا کی جائیں گی)
مخاطب	مذکر	واحد	تَفْعَلُ	تو کرتا ہے (یا کرے گا)	تُفْعَلُ	تو کیا جاتا ہے (یا کیا جائے گا)
		تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تم دو کرتے ہو (یا کرو گے)	تُفْعَلَانِ	تم دو کئے جاتے ہو (یا کئے جاؤ گے)
		جمع	تَفْعَلُوْنَ	تم کرتے ہو (یا کرو گے)	تُفْعَلُوْنَ	تم کئے جاتے ہو (یا کئے جاؤ گے)
	مؤنث	واحد	تَفْعَلِيْنَ	تو کرتی ہے (یا کرے گی)	تُفْعَلِيْنَ	تو کی جاتی ہے (یا کی جائے گی)
		تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تم دو کرتی ہو (یا کرو گی)	تُفْعَلَانِ	تم دو کی جاتی ہو (یا کی جاؤ گی)
		جمع	تَفْعَلْنَ	تم کرتی ہو (یا کرو گی)	تُفْعَلْنَ	تم کی جاتی ہو (یا کی جاؤ گی)
متکلم		واحد	أَفْعَلُ	میں کرتا ہوں (یا کروں گا) میں کرتی ہوں (یا کروں گی)	أُفْعَلُ	میں کیا جاتا ہوں (یا کیا جاؤں گا) میں کی جاتی ہوں (یا کی جاؤں گی)
		تثنیہ و جمع	نَفْعَلُ	ہم کرتے ہیں (یا کریں گے) ہم کرتی ہیں (یا کریں گی)	نُفْعَلُ	ہم کئے جاتے ہیں (یا کئے جائیں گے) ہم کی جاتی ہیں (یا کی جائیں گی)

مضارع کے اِعراب

(۱) مضارع معروف کے پہلے حرف یعنی یَ پر ہمیشہ زبر آتی ہے، دوسرا ساکن ہوتا ہے اور آخری حرف مضموم۔ اعراب کی تبدیلی صرف چوتھے حرف پر آتی ہے۔

مضارع کے مندرجہ ذیل اوزان ہیں:

فَعَلَ یَفْعَلُ: مثالیں: مَنَعَ یَمْنَعُ، جَعَلَ یَجْعَلُ، ذَهَبَ یَذْهَبُ، دَرَأَ یَدْرَأُ، شَهِدَ یَشْهَدُ۔

فَعِلَ یَفْعَلُ: مثالیں: عَلِمَ یَعْلَمُ، قَبِلَ یَقْبَلُ، رَحِمَ یَرْحَمُ، اَذِنَ یَاْذَنُ۔

فَعَلَ یَفْعِلُ: مثالیں: جَلَدَ یَجْلِدُ، نَكَحَ یَنْكِحُ، عَقَلَ یَعْقِلُ، رَجَعَ یَرْجِعُ۔

فَعِلَ یَفْعِلُ: مثالیں: حَسِبَ یَحْسِبُ، نَعِمَ یَنْعِمُ۔

فَعَلَ یَفْعُلُ: مثالیں: اَمَرَ یَاْمُرُ، عَبَدَ یَعْبُدُ، كَتَمَ یَكْتُمُ، اَخَذَ یَاْخُذُ، خَلَقَ یَخْلُقُ، حَكَمَ یَحْكُمُ، دَخَلَ یَدْخُلُ، بَلَغَ یَبْلُغُ۔

فَعُلَ یَفْعُلُ: مثالیں: كَرُمَ یَكْرُمُ، حَسُنَ یَحْسُنُ۔

(۲) مضارع مجہول کا ہمیشہ ایک وزن رہتا ہے یعنی یُفْعَلُ۔

مضارع منفی

مَا یا لَا مضارع سے قبل آکر اسے منفی کر دیتے ہیں مثلاً لَا یَذْهَبُ (نہیں جاتا ہے)۔

مضارع کا حال سے مختص ہونا

لامِ مفتوح مضارع سے قبل آکر اسے حال سے مختص کر دیتا ہے مثلاً لَیَعْمَلُ

لَیَسْجُدُ۔

مضارع کا مستقبل سے مختص ہونا

سَ یا سَوْفَ مضارع سے قبل آکر اسے مستقبل سے مختص کر دیتے ہیں مثلاً:

سَیَعْلَمُ (وہ جلد جانے گا)

سَوْفَ یَعْلَمُ (وہ جلد جانے گا)

سَ اور سَوْفَ میں فرق یہ ہے کہ سَ میں قرب کا اظہار زیادہ ہے۔

ماضی استمراری

کَانَ مضارع سے قبل آکر اسے ماضی استمراری کے معنی دیتا ہے۔ کَانَ کا صیغہ اصل فعل کے صیغہ کے تابع رہتا ہے مثلاً

کَانَ یَصْنَعُ (وہ کرتا تھا)۔ کَانَا یَصْنَعَانِ (وہ دو کرتے تھے)۔

کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ (وہ کرتے تھے)۔

نفی جحد

ماضی کی قطعی نفی کو نفی جحد کہتے ہیں۔ نفی جحد مضارع سے قبل لَمْ لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ لَمْ کا حرف مضارع کے آخر میں کچھ تبدیلی لاتا ہے، جیسا کہ ذیل کی گردان سے ظاہر ہے:

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَمْ یَفْعَلْ	لَمْ یَفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلُوْا
	مؤنث	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ یَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوْا
	مؤنث	لَمْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
متکلم (مؤنث و مذکر)		لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	

مثالیں، مَسَّ یَمَسُّ سے لَمْ تَمْسَسْ اسی طرح لَمْ یَذْهَبُوْا۔

Marfat.com

نفیِ تاکید

مضارع سے قبل لَنْ کا حرف اگر اسے نفیِ تاکید کے لئے معنی دیتا ہے جو مستقبل کے لئے خاص ہے۔ اس کی گردان حسب ذیل ہے :

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)	لَنْ تَفْعَلَا (وہ دو ہرگز نہیں کرینگے)	لَنْ يَفْعَلُوا (وہ ہرگز نہیں کرینگے)
	مؤنث	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ يَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوا
	مؤنث	لَنْ تَفْعَلِيْ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ
متکلم (مذکر و مؤنث)		لَنْ اَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	

نُونِ تاکید

یہ مستقبل کے لئے خاص ہے۔ نُونِ تاکید کی ایک ضروری شرط یہ ہے کہ مضارع سے قبل اوّل تو لامِ مفتوح آتا ہے ورنہ اِمّا۔

نونِ تاکید کی دو قسمیں ہیں : نونِ خفیفہ اور نونِ ثقیلہ۔

نونِ خفیفہ کا استعمال بہت کم ہے۔ اس سے صرف آٹھ صیغے آتے ہیں۔ اس سے تثنیہ اور غائب و مخاطب کے جمع مؤنث کے صیغے نہیں آتے۔ گردان یہ ہے :

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنْ (وہ ضرور کریگا)		لَيَفْعَلُنْ
	مؤنث	لَتَفْعَلَنْ		
مخاطب	مذکر	لَتَفْعَلَنْ		لَتَفْعَلُنْ
	مؤنث	لَتَفْعَلِنْ		
متکلم (مذکر و مؤنث)		لَاَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	

Marfat.com

نون ثقیلہ کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَیَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کریگا)	لَیَفْعَلَانِّ	لَیَفْعَلُنَّ
	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَیَفْعَلْنَانِّ
مخاطب	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلم (مذکر و مؤنث)		لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	

نونِ خفیفہ اور نونِ ثقیلہ دونوں صورتوں میں مجہول کی گردان مضارع کے پہلے حرف کو مضموم کرنے سے حاصل ہوتی ہے جیسے لَیُفْعَلَنَّ۔

مثالیں: لَیُخْرَجَنَّ۔

اَمر کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لِیَفْعَلْ (وہ کرے)	لِیَفْعَلَا (وہ دو کریں)	لِیَفْعَلُوا (وہ کریں)
	مؤنث	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِیَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر	اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوْا
	مؤنث	اِفْعَلِیْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ
متکلم (مؤنث و مذکر)		لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	

مضارع یَفْعُلُ کے وزن پر ہو تو مخاطب کے صیغہ میں الف پر ضمہ آئے گا۔ مثلاً اُدْخُلْ۔

مثالیں: (۱) یَجْلِدُ (وہ کوڑا مارتا ہے)۔ اِجْلِدْ (کوڑا مار)۔ اِجْلِدُوْا (کوڑا مارو)۔

(۲) یَشْهَدُ (وہ دیکھتا ہے)۔ اِشْهَدْ (تو دیکھ)۔ لِیَشْهَدْ (وہ دیکھے)۔

Marfat.com

(۳) يَصْفَحُ (وہ درگذر کرتا ہے)۔ اِصْفَحْ (درگذر کر)۔ اِصْفَحُوْا (درگذر کرو)
(۴) يَقْبِلُ (وہ قبول کرتا ہے)۔ اِقْبَلْ (تو قبول کر)۔
(۵) يَرْجِعُ (وہ مڑتا ہے)۔ اِرْجِعْ (تو مڑ)۔ اِرْجِعُوْا (تم مڑو)۔
(۶) يَحْذَرُ (وہ بچاؤ کرتا ہے)۔ لِيَحْذَرْ (وہ بچاؤ کرے)۔

نہی کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	لَا يَفْعَلْ	لَا يَفْعَلَا	لَا يَفْعَلُوْا
	مؤنث	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا يَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوْا
	مؤنث	لَا تَفْعَلِيْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
متکلم (مذکر و مؤنث)		لَا أَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	

مثالیں: (۱) يَقْبَلُ (وہ قبول کرتا ہے)۔ لَا تَقْبَلْ (تو قبول نہ کر)۔ لَا تَقْبَلُوْا (تم قبول نہ کرو)۔
(۲) يَحْسَبُ (وہ گمان کرتا ہے)۔ لَا تَحْسَبْ (تو گمان نہ کر)۔ لَا تَحْسَبُوْا (تم گمان نہ کرو)۔
(۳) يَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے)۔ لَا تَدْخُلْ (تو داخل نہ ہو)۔ لَا تَدْخُلُوْا (تم داخل نہ ہو)۔
(۴) تَجْعَلُ۔ لَا تَجْعَلْ۔ لَا تَجْعَلُوْا۔

نہی کی گردان نونِ خفیفہ اور نونِ ثقیلہ سے بھی آتی ہے۔ مثلاً:
لَا تَحْسَبَنَّ (تو ہرگز گمان نہ کر)۔

فاعِل

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	فَائِز (مراد پانے والا)	فَائِزَانِ	فَائِزُونَ
مؤنث	فَائِزَةٌ	فَائِزَتَانِ	فَائِزَاتٌ

جو افعال فَعُلَ کے وزن پر ہوں ان سے فاعل نہیں آتا بلکہ فَعِیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ آتی ہے۔

مثالیں: فَاسِق۔ ظَالِم۔ عَالِم۔ قَائِم۔ نَاصِر۔

مفعول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَعرُوف (پہچانا ہوا)	مَعرُوفَانِ	مَعرُوفُونَ
مؤنث	مَعرُوفَة	مَعرُوفَتَانِ	مَعرُوفَاتٌ

مثالیں: مَاخُوذ۔ مَقبُول۔ مَسکُونَہ (آباد)۔

نوٹ: فاعل اور مفعول کے لئے دو مشترکہ وزن فَعِیل اور فَعُول کے بھی آتے ہیں۔

اِسم ظرف

اسمِ ظرف مکان (جگہ) یا زمان (وقت) کے لئے آتا ہے۔ اس کے دو وزن ہیں، یعنی:

(۱) مَفْعَلٌ: مَأوٰی۔ مَطْبَخٌ۔ مَذْبَحٌ۔

(۲) مَفْعِلٌ: مَوْسِمٌ۔ مَنزِل۔ مَجْلِسٌ۔

اِسم آلہ

اِسم آلہ اُس چیز کے لئے آتا ہے جس سے کسی اوزار یا آلہ کا کام لیا جائے۔ اس کے تین وزن ہیں:

Marfat.com

(۱) مِفْعَلٌ مثلاً مِفْتَحٌ (چابی)۔ مِبْرَدٌ (ریتی)۔
(۲) مِفْعَلَةٌ مثلاً مِكْنَسَةٌ۔
(۳) مِفْعَالٌ مثلاً مِشْكٰوةٌ (طاق)۔ مِقْرَاضٌ (قینچی)۔ مِضْرَابٌ۔ مِفْتَاحٌ

اس میں تذکیر و تانیث کا لحاظ نہیں ہوتا۔ اس کے واحد و جمع کے مندرجہ ذیل اوزان ہیں:

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ / مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَلَةٌ		
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيلُ

صفتِ مُشبّہ

صفت مشبہ فعلِ لازم سے بنتی ہے۔ اس کے کئی اوزان ہیں، جن میں مندرجہ ذیل مشہور ہیں:

(۱) فَعِيلٌ : السيم۔ قبيح۔
(۲) اَفْعَلُ (مؤنث فَعْلَاءُ) : اعمٰی (اندھا)۔ اَعْرَجُ (لنگڑا)۔ اَسْوَدُ (سیاہ)۔
(۳) فَعْلَانُ (مؤنث فَعْلٰی) : ظَمْاٰنُ (پیاسا)۔

مبالغہ

مبالغہ کے کئی اوزان ہیں جن میں پندرہ مشہور ہیں مثلاً : فَعِيلٌ ، فَعُولٌ، فَعُّوْلٌ، فَعَّالٌ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اکثر اسم مبالغہ کے اوزان پر آئے ہیں، مثلاً : رحیم۔ کریم۔ قدیر۔ علیم۔ حکیم۔ سمیع۔ غفور۔ رَؤُف۔ تَوّاب وغیرہ۔

اِسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اپنے اندر مقابلہ کی دلالت رکھتا ہے۔ اس کا صرف

Marfat.com

ایک وزن ہے یعنی اَفْعَلُ۔ اس سے مؤنث فُعْلیٰ ہے۔
یاد رہے کہ اَفْعَلُ کے وزن پر جب رنگ یا عیب کا بیان ہو تو یہ اسمِ تفضیل نہیں ہوگا بلکہ صفتِ مشبہ ہوگی۔ تفضیل کے اَفْعَل کو اس لئے اَفْعَلُ التَفْضِیل کہتے ہیں۔

مثالیں: اَزْکیٰ۔ اَطْهَرُ۔ اَفضل۔ اکرم۔

تصرّفاتِ لفظ

رعیتِ حروف کے اعتبار سے کلموں کی چند قسمیں یہ ہیں:-

۱۔ مہموز: جس میں ہمزہ ہو۔
۲۔ مُعتَل: جس میں حرفِ علت ہو۔ حروف علت تین ہیں: ا، و اور ی۔
۳۔ مُضاعَف: جس میں کسی حرف کی تکرار ہو۔
۴۔ صحیح: جس کے حروف میں ہمزہ، حرفِ علت یا تکرار نہ ہو۔

مہموز، مُعتل اور مُضاعف الفاظ میں سہولتِ ادا کے لئے حروف میں تصرّف ہو جاتا ہے۔ یہ حروف کبھی حذف ہو جاتے ہیں، کبھی بدل جاتے ہیں اور کبھی آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل گردانوں سے واضح ہوگا۔

تصرفاتِ لفظ کی چند مثالیں

مصدر	ماضی		مضارع		امر	نہی	اسمِ فاعل	اسمِ مفعول	مزید مثالیں
	معروف	مجہول	معروف	مجہول					
اَخْذ	اَخَذَ	اُخِذَ	یَاْخُذُ	یُؤْخَذُ	خُذْ	لَاتَاْخُذْ	اٰخِذٌ	مَاخُوْذٌ	اَمر
قَوْل	قَالَ	قِیْلَ	یَقُوْلُ	یُقَالُ	قُلْ	لَاتَقُلْ	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ	کَوْن (کَانَ) عَوْد (عَادَ) توبہ (تَابَ)
عَفْو	عَفَا	عُفِیَ	یَعْفُوْ	یُعْفٰی	اُعْفُ	لَاتَعْفُ	عَافٍ	مَعْفُوٌّ	خلا - رجا - دَعَا -
رَمْیٌ	رَمٰی	رُمِیَ	یَرْمِیْ	یُرْمٰی	اِرْمِ	لَاتَرْمِ	رَامٍ	مَرْمِیٌّ	اَتٰی
وَعْدٌ	وَعَدَ	وُعِدَ	یَعِدُ	یُوْعَدُ	عِدْ	لَاتَعِدْ	وَاعِدٌ	مَوْعُوْدٌ	وَجَدَ - وَلَدَ -
وَضْعٌ	وَضَعَ	وُضِعَ	یَضَعُ	یُوْضَعُ	ضَعْ	لَاتَضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَهَبَ
اِذْن	اَذِنَ	اُذِنَ	یَاْذَنُ	یُؤْذَنُ	اِئْذَنْ	لَاتَاْذَنْ	اٰذِنٌ	مَاْذُوْنٌ	اَمِنَ - یَاْمَنُ
خَوْف	خَافَ	خِیْفَ	یَخَافُ	یُخَافُ	خَفْ	لَاتَخَفْ	خَائِفٌ	مَخُوْفٌ	کَادَ
بَیْع	بَاعَ	بِیْعَ	یَبِیْعُ	یُبَاعُ	بِعْ	لَاتَبِعْ	بَائِعٌ	مَبِیْعٌ	حَافَ - زَادَ - شَاعَ
سُؤال	سَاَلَ	سُئِلَ	یَسْئَلُ	یُسْئَلُ	اِسْئَلْ سَلْ	لَاتَسْئَلْ	سَائِلٌ	مَسْئُوْلٌ	

Marfat.com

تصرفاتِ لفظ کے بارہ میں چند متفرق معلومات

۱- کَانَ کی ماضی مطلق کی گردان صفحہ ۴ پر گزر چکی ہے۔ اسی وزن پر قَامَ اور تَابَ کی گردان بھی آئے گی۔

۲- کَانَ۔ یَکُونُ۔ کُنْ (امر)۔ لَا تَکُنْ (نہی)۔ لَمْ یَکُنْ (نفی جحد) اسی وزن پر قَامَ۔ عَادَ۔ تَابَ۔

۳- وَجَدَ (ماضی)۔ یَجِدُ (مضارع)۔ جِدْ (امر)۔ لَا تَجِدْ (نہی)۔ لَمْ یَجِدْ (نفی جحد)۔ اسی وزن پر وَجِلَ ، وَلَدَ۔

۴- دعا (ماضی)۔ یَدْعُو (مضارع)۔ اُدْعُ (امر)۔ لَا تَدْعُ (نہی) لَمْ یَدْعُ (نفی جحد)۔ اسی وزن پر رجا (امید کی) اور عَفَا (معاف کیا) کی گردان آئے۔ ان سے غائب کے لئے امر کا صیغہ ہوگا: لِیَدْعُ۔ لِیَعْفُ۔ لِیَرْجُ۔

۵- رَأَی (ماضی)۔ یَرَی (مضارع)۔ رَ (امر)۔ لَا تَرَ (نہی)۔ لَمْ یَرَ (نفی جحد)۔

۶- اَتٰی (ماضی)۔ یَأْتِیْ (مضارع)۔ اِئْتِ (امر)۔ لَا تَأْتِ (نہی)۔ لَمْ یَأْتِ (نفی جحد)۔

۷- اَتٰی (ماضی)۔ یُؤْتِیْ (مضارع)۔ اٰتِ (امر)۔ لَا تُؤْتِ (نہی)۔

۸- زَادَ (ماضی)۔ یَزِیْدُ (مضارع)۔ زِدْ (امر)۔ لَا تَزِدْ (نہی)۔ اسی وزن پر شَاعَ ، جَاءَ اور خَافَ۔

۹- خَشِیَ (ماضی)۔ یَخْشٰی (مضارع)۔ اِخْشَ (امر)۔ لَا تَخْشَ (نہی)۔ لَمْ یَخْشَ (نفی جحد)۔ اسی وزن پر رَضِیَ ، غَشِیَ۔

۱۰- مَشٰی (ماضی)۔ یَمْشِیْ (مضارع)۔ اِمْشِ (امر)۔ لَا تَمْشِ (نہی)۔ لَمْ یَمْشِ (نفی جحد)۔ اسی وزن پر جزمًا یجزی ، هُدًی یهدِی ،

رَمٰی یَرْمِی -

۱۱- خَافَ (ماضی)- یَخَافُ (مضارع) - خف (امر)- لَاتَخَفْ (نہی)-
اسی وزن پر شَاءَ ، کَادَ -

۱۲- اَقَامَ (ماضی)- یُقِیْمُ (مضارع)- اَقِمْ (امر)- لَا تُقِمْ (نہی)-
اسی وزن پر اَصَابَ ، اَفَاضَ ، اَطَاعَ ، اَضَاءَ -

۱۳- اَخْفٰی (ماضی)- یُخْفِی (مضارع)- اَخْفِ (امر)- لَاتُخْفِ (نہی)-
اسی وزن پر اَبْدٰی ، اَعْلٰی ، اَلْقٰی -

۱۴- اِتَّقٰی (ماضی)- یَتَّقِیْ (مضارع)- اِتَّقِ (امر)- لَا تَتَّقِ (نہی)-

۱۵- اِسْتَلَی (ماضی)- یَسْتَلِیْ (مضارع)- اِسْتَلِ (امر)- لَا تَسْتَلِ (نہی)-
اسی وزن پر اِبْتَغٰی -

۱۶- اَتٰی (واحد غائب)- اَتَوْا (جمع غائب)- اَتَیْتُمْ (جمع مخاطب)-
اسی وزن پر زَکٰی ، رَاٰی -

۱۷- لَعْرَیَاتِ (واحد غائب)- لَعْرَیَاتُوْا (جمع غائب)-

۱۸- دَعٰی (ماضی معروف)- دُعِیَ (ماضی مجہول)- دُعُوْا (ماضی مجہول برائے جمع غائب)-

۱۹- تَلَقّٰی (ماضی)- یَتَلَقّٰی (مضارع)- یَتَلَقَّوْن (مضارع برائے جمع غائب)-

۲۰- تَوَلّٰی (واحد غائب)- تَوَلَّوْا (جمع غائب)-

۲۱- اَفَاضَ (واحد غائب)- اَفَضْتُمْ (جمع مخاطب)- اَفَضْنَا (جمع متکلم)-
اسی وزن پر اَطَاعَ - اَقَامَ - اَصَابَ - اَعَانَ -

۲۲- قُلْ (واحد)- قُوْلُوْا (جمع)-
اسی وزن پر عُدْ عُوْدُوْا - قُمْ قُوْمُوْا وغیرہ-

۲۳- اَطِعْ (واحد)- اَطِیْعُوْا (جمع)- اسی وزن پر اَقِمْ - اَصِبْ -

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

ہم مصدر کی دو بنائیں ہیں :-

(۱) ثلاثی ، جس کے تین حرف ہوں - عربی میں اکثریت انہی بناؤں کی ہے

(۲) رباعی جس کے چار حرف ہوں - ایسے مصادر بہت کم ہیں -

مندرجہ بالا بناؤں میں جب سب حروف اصلی ہوں تو مجرد کہلاتی ہیں اور اگر ان میں کوئی حرف زائد ہو تو مزید فیہ کہلاتی ہیں -

ثلاثی مزید فیہ میں کئی ابواب ہیں - ہر باب چند معنوی خصوصیات رکھتا ہے جو اپنے بنیادی معنی کے گرد گھومتی ہیں -

ذیل میں بعض کثیر الاستعمال باب درج ہیں - ساتھ ہی ان کے مشہور خواص بھی دیئے گئے ہیں -

نام باب	ماضی مطلق	خواص	مثالیں
اِفعال	اَفْعَلَ	کل پندرہ خواص ہیں	
		ابتداء (ابتدائی معنی رکھنا)	اَبْصَر (دیکھا) - اَقْسَمَ (قسم کھائی) اَعْرَضَ (منہ موڑا) - اَسْلَمَ (اسلام لایا)
		موافقتِ مجرد	اَسْرَعَ بمعنی سَرُعَ - اَعْجَبَ بمعنی عَجِبَ
		تعدیہ (لازم کو متعدی کرنا)	اَنْزَلَ (اتارا) اَصْلَحَ (اصلاح کی)
		لزوم (متعدی سے لازم ہونا)	اَجْمَعَ (جمع ہوئے) اَقْلَعَ (الگ ہوا -
		بلوغ (پہنچنے کا وقت، مقام یا عدد بتانا)	اَصْبَحَ (صبح کو آیا) - اَمْسٰی (شام کو آیا) - اَبْصَرَ (بصرہ میں آیا) -
		صیرورت (ہو جانا)	اَقْفَرَ (ویران ہوا) -
		وجود (حاصل کرنا)	اَثْمَرَ (پھلا) - اَلْحَمَ (پر گوشت ہوا)
		نسبت دینا کسی صفت سے -	اَعْظَمَ (عظیم جانا) -

نمبر باب	ماضی مطلق	خواص	مثالیں
تفعیل	فعّلَ	کل تیرہ خواص ہیں۔	
		اِبتداء	کَلَّمَ (کلام کیا)۔ جَرَّبَ (آزمایا)۔
		مُوافقتِ مُجَرَّد	سَافَرَ بمعنی سَفَرَ
		تحویل (حالت بدلنا)	عَرَّبَ (عربی میں بدلا) جَدَّدَ (جدید کیا)
		نسبت	کَفَّرَ (کفر کی نسبت دی)
		تکثیر یا مبالغہ	بَیَّنَ (خوب واضح کیا)۔ قَتَّلَ (خوب قتل کیا)۔ قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کیا)۔
		حصر	سَبَّحَ (سبحان اللہ کہا)۔ کَبَّرَ (اللہ اکبر کہا)۔
مُفاعَلہ	فَاعَلَ	کل سات خواص ہیں	
		اِبتداء	قَاسَمَ (رحم کا معاملہ کیا)۔
		بُعدیہ	بَاعَدَ (دور کیا)
		مشارکہ	ضَارَبَ (ایک دوسرے کو پیٹا)۔
		تکثیر	بَارَكَ (بہت برکت دی)۔
تفعّل	تَفَعَّلَ	کل گیارہ خواص ہیں۔	
		اِبتداء	تَکَلَّمَ (اس نے کلام کیا)۔
		موافقتِ مجرد	تَقَبَّلَ (قَبِلَ کے معنی میں) تَعَجَّبَ (عَجِبَ کے معنی میں)
		صیرورت	تَمَکَّنَ (مستحکم ہوا)۔ تَحَصَّنَ (محفوظ ہوا)۔
		اِنتساب	تَنَصَّرَ (نصرانی ہوا)۔
		تکلف	تکبّر (بڑا بنا) تَزَیَّنَ (اپنی بنت کی)۔ تَصَنَّعَ (بناوٹ کی)۔
تفاعُل	تَفَاعَلَ	کل سات خواص ہیں۔	
		اِبتداء	تَحَارَثَ وتشارک (ایک دوسرے کی کھیتی اور شرکت کی)

نام باب	نمبر شمار	خواص	مثالیں
		موافقتِ مجرد	تَعَالٰی بمعنی عَلَا (بلند ہوا)۔
		مشارکہ	تَصَالَحَ (آپس میں صلح کی) تَشَارَکَ (شریک ہوئے)۔ تَعَارَفَ (آپس میں شناسا ہوئے)
		تخییل (دکھاوا)	تَکَابَرَ (اپنے کو بڑا ظاہر کیا)۔ تَفَاخَرَ (فخر کا اظہار کیا) تَمَارَضَ (دکھاوے کو بیمار بنا)۔
اِنْفِعَال	اِنْفَعَلَ	کل چھ خواص ہیں۔	
		موافقتِ مجرد	اِنْبَلَجَ بمعنی بَلَجَ (کشادہ ابرو ہوا)۔
		لزوم	اِنْصَرَفَ (مڑ گیا)۔ اِنْقَلَبَ (پلٹا)۔
		مطاوعہ (اثر پذیری)	اِنْکَسَرَ (ٹوٹا)۔ اِنْجَذَبَ (جذب ہوا)۔
اِفْتِعَال	اِفْتَعَلَ	کل چھ خواص ہیں	
		موافقتِ مجرد۔ اتخاذ (لینا)	اِجْتَرَءَ بمعنی جَرُءَ (جرأت کی)۔ اِخْتَبَزَ (خبز یعنی روٹی لی)۔ اِحْتَجَرَ (حجرہ بنایا) اِجْتَنَبَ (جانب پکڑی)۔
		تَصَرُّف (کوشش) مُشَارَکہ	اِکْتَسَبَ (کوشش سے پایا) اِخْتَصَمَ (لڑے)۔
اِسْتِفْعَال	اِسْتَفْعَلَ	کل بارہ خواص ہیں	
		موافقتِ مجرد	اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (قرار پکڑا)۔ اِسْتَوٰی بمعنی سَوِیَ۔ اِسْتَعْجَبَ بمعنی عَجِبَ۔
		اتخاذ	اِسْتَخْلَفَ (خلیفہ بنایا)۔ اِسْتَوْلٰی (ولی بنایا)۔ اِسْتَخْرَجَ (نکال لیا)۔
		طلب (چاہنا)	اِسْتَاْذَنَ (اذن مانگا)۔ اِسْتَاْنَسَ (معلوم کرنا چاہا)
		حِسبان (سمجھنا)	اِسْتَحْسَنَ (اچھا سمجھا)۔ اِسْتَعْظَمَ (بڑا سمجھا)۔
		تَحَوُّل (بدلنا)	اِسْتَحْجَرَ (پتھر ہوا)۔
اِفْعِلَال	اِفْعَلَّ	فقط رنگ یا عیب کی	اِحْمَرَّ (سرخ ہوا)
		صفت یا نیالقہ	اِسْوَدَّ (سیاہ ہوا یا خوب سیاہ ہوا)۔

Marfat.com

ثلاثی مزید فیہ کی گردان

باب	ماضی		مضارع		امر	نہی	فاعل	اسم مفعول	مزید مثالیں
	معروف	مجہول	معروف	مجہول					
اِفعال	اَصْلَحَ	اُصْلِحَ	یُصْلِحُ	یُصْلَحُ	اَصْلِحْ	لَا تُصْلِحْ	مُصْلِحٌ	مُصْلَحٌ	اَنْزَلَ (اتارا)۔ اَعْجَزَ (عاجز کیا)۔ اَشْرَکَ (شریک ٹھہرایا)۔ اَغْنٰی (غنی کیا)۔ اَلْهٰی (غافل کیا)۔ اَخْفٰی (چھپایا)۔ اَبْدٰی (ظاہر کیا)۔ اَزْجٰی (کھینچا)۔ اَحْصَنَ (محفوظ کیا)۔ اَکْرَهَ (مجبور کیا)۔ اَقْسَمَ (قسم کھائی)۔ اَنْکَحَ (نکاح میں دیا)۔ اَعْرَضَ (روگردانی کی)۔ اَذْعَنَ (گردن جھکائی)۔ اَفْلَحَ (فلاح پائی)۔ اٰمَنَ (ایمان لایا)۔
تَفعِیل	بَدَّلَ	بُدِّلَ	یُبَدِّلُ	یُبَدَّلُ	بَدِّلْ	لَا تُبَدِّلْ	مُبَدِّلٌ	مُبَدَّلٌ	زَکّٰی (پاکیزہ کیا)۔ بَرَّحَ (بری ٹھہرایا)۔ بَیَّنَ (واضح کیا)۔ سَلَّمَ (سلام کیا)۔ اَلَّفَ (الفت ڈالی)۔ مَکَّنَ (مستحکم کیا) نَبَّأَ (آگاہ کیا)۔ حَرَّمَ (حرام ٹھہرایا)۔ حَمَّلَ (اٹھوایا)۔ سَبَّحَ (تسبیح کی)۔
مُفَاعَلَة	نَاقَشَ	نُوقِشَ	یُنَاقِشُ	یُنَاقَشُ	نَاقِشْ	لَا تُنَاقِشْ	مُنَاقِشٌ	مُنَاقَشٌ	کَاتَبَ (مکاتبت کی)۔ بَارَکَ (برکت دی)۔
تَفَاعُل	تَکَلَّمَ	تُکُلِّمَ	یَتَکَلَّمُ	یُتَکَلَّمُ	تَکَلَّمْ	لَا تَتَکَلَّمْ	مُتَکَلِّمٌ	مُتَکَلَّمٌ	تَذَکَّرَ (نصیحت پکڑی)۔ تَقَلَّبَ (پلٹا)۔ تَسَلْسَلَ (کھسکا)۔ تَعَطَّفَ (جھکا ہوا)۔ تَوَانٰی (مڑا)۔ تَلَقّٰی (پایا)۔

ثلاثی مزید فیہ کی گردان (گزشتہ صفحہ سے پیوستہ)

باب	ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر	نہی	فاعل	مفعول / اسم ظرف	مزید مثالیں
تَفَاعُل	تَعَارَفَ	تُعُوْرِفَ	يَتَعَارَفُ	يُتَعَارَفُ	تَعَارَفْ	لَا تَتَعَارَفْ	مُتَعَارِفٌ	مُتَعَارَفٌ	تَبَارَكَ (بابرکت ہوا)۔ تَعَالٰی (اونچا ہوا)۔ تَصَالَحَ (صلح کی)۔ تَشَارَكَ (شریک ہوئے)۔
اِنْفِعَال	اِنْقَلَبَ	×	يَنْقَلِبُ	×	اِنْقَلِبْ	لَا تَنْقَلِبْ	مُنْقَلِبٌ	مُنْقَلَبٌ (اسم ظرف)	اِنْكَسَرَ (ٹوٹا)۔ اِنْجَذَبَ (جذب ہوا)۔ اِنْصَرَفَ (چلا گیا)۔
اِفْتِعَال	اِنْتَظَرَ	اُنْتُظِرَ	يَنْتَظِرُ	يُنْتَظَرُ	اِنْتَظِرْ	لَا تَنْتَظِرْ	مُنْتَظِرٌ	مُنْتَظَرٌ	اِتَّبَعَ (پیروی کی)۔ اِكْتَسَبَ (کمایا)۔ اِبْتَغٰى (ڈھونڈا)۔ اِهْتَدٰى (ہدایت پائی)۔ اِتَّلٰى (قسم کھائی)۔
اِسْتِفْعَال	اِسْتَفْسَرَ	اُسْتُفْسِرَ	يَسْتَفْسِرُ	يُسْتَفْسَرُ	اِسْتَفْسِرْ	لَا تَسْتَفْسِرْ	مُسْتَفْسِرٌ	مُسْتَفْسَرٌ	اِسْتَأْذَنَ (اذن مانگا)۔ اِسْتَأْنَسَ (معلوم کرنا چاہا)۔ اِسْتَعَفَّ (عفت چاہی)۔ اِسْتَخْلَفَ (خلیفہ بنایا)۔ اِسْتَغْفَرَ (مغفرت چاہی)۔
اِفْعِلَال	اِحْمَرَّ	×	يَحْمَرُّ	×	اِحْمَرِّ / اِحْمَرِرْ	لَا تَحْمَرَّ / لَا تَحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِسْوَدَّ (سیاہ ہوا)۔

اسمائے اشارہ

عربی میں عام طور سے مندرجہ ذیل اسمائے اشارہ مستعمل ہیں:

(۱) قریب کے لئے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذا (۲)	هٰذانِ	هٰؤُلَاءِ
مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	

نوٹ: ها صرف تاکید آتا ہے۔ ورنہ اسم اشارہ کا اصل جزو نہیں۔

(۲) بعید کے لئے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	اُولٰئِكَ
مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ	اُولَاكَ

اسم ضمیر

اسم ضمیر وہ اسم ہے جو مخاطب، غائب یا متکلم کی طرف اشارہ کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ضمیر منفصل جو مرفوع ہوتا ہے اور (۲) ضمیر متصل جو منصوب ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل گردانوں سے ظاہر ہے:

(۱) ضمائر منفصل ——— مرفوع

	غائب		مخاطب		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	
واحد	هُوَ (وہ)	هِيَ	اَنْتَ (تو)	اَنْتِ	اَنَا (میں)
تثنیہ	هُمَا (وہ دو)		اَنْتُمَا		نَحْنُ
جمع	هُمْ (وہ)	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

Marfat.com

(۲) صیغۂ متصل ——— منصوب

	غائب		مخاطب		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	
واحد	ضَرَبَهٗ (اسے مارا)	ضَرَبَهَا (اسے مارا)	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَنِیْ (مجھے مارا)
تثنیہ	ضَرَبَهُمَا (ان دو کو مارا)		ضَرَبَكُمَا		ضَرَبَنَا
جمع	ضَرَبَهُمْ (انہیں مارا)	مگر بَهُنَّ	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكُنَّ	(ہمیں مارا)

واحد و جمع

عربی میں واحد و جمع کے متعدد اوزان ہیں۔ ان سب کا احاطہ یہاں مقصود نہیں۔ البتہ یہ ملحوظ رہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع قلّت (یعنی ۳ سے ۱۰ تک) اور جمع کثرت (یعنی ۱۰ سے زائد) جمع قلّت کے صرف چار اوزان ہیں: اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ - فِعْلَه - اَفْعِلَه - باقی سب اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

ذیل میں واحد و جمع کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں

واحد	جمع	واحد	جمع
ذُوْ (والا)	اُوْلُوْا (والے)	فَتَاة (لڑکی)	فَتَيَات
اَبٌ (باپ)	اٰبَاءٌ	اَمَةٌ (لونڈی)	اِمَاءٌ
اُمَّ (ماں)	اُمَّهَات	اَيِّم (بن بیاہا مرد یا عورت)	اَيَامٰى
اَخ (بھائی)	اِخْوَان	نَفس	اَنْفُس
اُخْت (بہن)	اَخَوَات	رِجل (ٹانگ)	اَرْجُل
اِبن (بیٹا)	اَبْنَاء	يَدْ (ہاتھ)	اَيْدِی
بِنْت (بیٹی)	بَنَات	لِسَان (زبان)	اَلْسِنَه (زبانیں)
زَوج	ازواج	قَاع (دشت)	قِيْعَه
بَعْل	بُعُوْل	بَيْت (گھر)	بُيُوْت

Marfat.com

واحد	جمع	واحد	جمع
جَيْب (گریبان)	جُيُوب	شَتّ (متفرق)	اشتات
قَلْب	قُلُوب	عَمّ (چچا)	اعمام
جِحَار (راہ رُحنی)	جُحُر	خَال (ماموں)	اَخوال
غُدْوَه (صبح)	غُدُوّ	فُوه (منہ)	اَفواه
طَائِر (پرنده)	طَيْر	عَورت	عورات
بَرَدَه (اولہ)	بَرَد	اٰيَت	اٰيات
سَحَابه (بادل کا ٹکڑہ)	سَحَاب	صافّه (پر پھیلانے والی)	صافّات
قَاعِد (بیٹھا ہوا)	قَوَاعِد	شَهَادَة (بیان)	شَهَادَات
مِفْتَح (چابی)	مَفَاتِح	مَرّه (بار)	مَرّات
مِفْتَاح (حال)	مَفَاتِيح	عَمّه (پھوپھی)	عَمّات
فَقِير	فُقَرَاء	خَاله	خَالَات
شَهِيد	شُهَدَاء	بَيِّنَه (نشانی)	بَيِّنَات
رَجُل (آدمی)	رِجَال	خَبِيثَه	خَبِيثَات
جَبَل (پہاڑ)	جِبَال	طَيِّبَه	طَيِّبَات
عَبْد (بنده)	عِبَاد	مُبَيِّنَه (بین کرنے والی)	مُبَيِّنَات
ثَوْب (کپڑا)	ثِيَاب	مُحْصَنَه (پاکباز عورت)	مُحْصَنَات
اَصِيل (شام)	اٰصَال	مُؤْمِنَه	مُؤْمِنَات
يَمِين (دایاں ہاتھ)	اَيْمَان	غَافِلَه	غَافِلَات
طِفْل (لڑکا)	اَطْفَال	ظُلْمَت	ظُلُمَات
مَثَل	اَمْثَال	خَطْوَه (قدم)	خَطَوَات
بَصَر (آنکھ)	اَبْصَار	سَمَاء	سَمٰوَات
عَمَل	اَعْمَال		

ـــ مرفُوعات

ـــ مَنصُوبات

ـــ مَجرُورات

ـــ غیرُ مُنصَرِف

Marfat.com

مرفوعات

مرفوعات حسب ذیل ہیں :

(۱) مُبتدا (۲) خَبَر (۳) فاعل (۴) نائبِ فعل (۵) افعالِ ناقصہ کا اسم
(۶) حروفِ مُشَبَّہ بِفعل کی خبر (۷) مَا و لَا مُشابہ بِلَیْسَ کا اسم
(۸) لائے نفیِ جنس کی خَبَر (۹) اَسماءِ اَفعال بمعنیِ ماضی

مثالیں

مُبتدا و خَبَر : اَلْعَدْلُ مَحْمُوْدٌ - اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ -

فاعل : قَتَلَ الرَّجُلُ

نائبِ فعل : قُتِلَ الرَّجُلُ

افعالِ ناقصہ کا اسم :

(۱) کَانَ (تھا۔ ضرور ہے) : کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا

(۲) لَیْسَ (نہیں) : لَیْسَ زَیْدٌ جَالِسًا (زید بیٹھا ہوا نہیں)

(۳) صَارَ (حالت یا صفت کا بدل جانا) صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا (فقیر تونگر ہو گیا)

(۴) اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا) : اَصْبَحْتُ صَحِیْحًا (میں صبح کے وقت تندرست ہو گیا)

(۵) اَمْسَی (شام کے وقت ہوا) اَمْسَیْتَ ذَا مَالٍ (تو شام کے وقت مال دار ہوا)

(۶) اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا) : اَضْحٰی اَکْبَرُ مَلِکًا (اکبر دوپہر کے وقت بادشاہ ہوا)

(۷) غَدَا (صبح کے وقت ہوا) : غَدَا زَیْدٌ مُسَافِرًا (زید صبح کے وقت مسافر ہو گیا)

(۸) رَاحَ (شام کے وقت ہو گیا) : رَاحَ زَیْدٌ مَرِیْضًا (زید شام کے وقت مریض ہو گیا)

(۹) ظَلَّ (دن کے وقت ہوا) : ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید دن کو روزہ دار ہوا)

(۱۰) بَاتَ (رات کے وقت ہوا) : بَاتَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید رات کو کھڑا رہا)

(۱۱-۱۴) مَا زَالَ - مَا بَرِحَ - مَا فَتِئَ - مَا انْفَکَّ (بدستور جاری یا باقی رہا) - مثلاً
مَا زَالَ زَیْدٌ سَخِیًّا (زید برابر سخی رہا)

Marfat.com

(۵) مَادَامَ (جب تک): جَلَسْتُ عِنْدَ زَيْدٍ مَادَامَ كَاتِبًا (جب تک زید لکھتا رہا میں اس کے پاس بیٹھا رہا)

حُرُوف مُشَبَّہ بِفِعل کی خبر:

(۱) اِنَّ (یقیناً): اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ خَبِيرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور خبردار ہے)
(۲) اَنَّ (کہ یقیناً): اَعْلَمُ اَنَّ زَيْدًا شُجَاعٌ (میں جانتا ہوں کہ زید یقیناً بہادر ہے)
(۳) كَاَنَّ (حرفِ تشبیہ ہے۔ گویا): كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)
(۴) لَيْتَ (حرفِ تمنّی ہے۔ کاش): لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ (کاش شباب پلٹ آتا)
(۵) لَعَلَّ (ترجّی کے لئے آتا ہے۔ شاید): لَعَلَّ الْاَسَدَ جَرِيحٌ (شیر شاید زخمی ہوگا)
(۶) لٰكِنَّ: زَيْدٌ غَائِبٌ لٰكِنَّ عُمَرَ حَاضِرٌ (زید غائب ہے لیکن عمر حاضر ہے)

مَا و لَا مشابہ بلَیْسَ کی خبر:

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر آتا ہے اور لَا فقط نکرہ پر۔
(۱) مَا زَيْدٌ قَائِمًا۔ (۲) لَا رَجُلٌ جَالِسًا۔

لَا یِ نفیِ جنس کی خبر:

اسم نکرہ کی نفیِ جنس کے لئے آتا ہے۔
لَا غُلَامَ رَجُلٍ غَنِيٌّ۔

اَسْمَاءُ الْاَفْعَال بمعنیِ ماضی:

(۱) هَيْهَاتَ (دور ہوا): هَيْهَاتَ زَيْدٌ۔
(۲) سَرْعَانَ (سرعت کی): سَرْعَانَ زَيْدٌ۔
(۳) شَتَّانَ (جدا ہوئے): شَتَّانَ زَيْدٌ وَّ بَكْرٌ۔

ان تینوں الفاظ میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

منصوبات

منصوبات مندرجہ ذیل ہیں:
(۱) مفعول (۲) حال (۳) تمیز (۴) مُسْتَثْنٰی (۵) افعالِ ناقصہ کی خبر (۶) حروفِ مشبہ بفعل کا اسم

(۸) مَا و لَا مشابہ بَلَیْسَ کی خبر (۹) لائے نفیِ جنس کا اسم (۱۰) عوامل مضارع
(۱۱) اسماءُ الافعال بمعنیِ امر

مثالیں

مفعول پانچ ہیں۔ انھیں مفاعیلِ خمسہ کہتے ہیں۔
(۱) مفعول بہٖ (۲) مفعول مُطلَق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لَہٗ (۵) مفعول مَعَہٗ

مفعول بہٖ :- اس اسم کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے (یعنی حرفِ جر کے واسطے کے بغیر) مثلاً رَأَیْتُ رَجُلًا (میں نے ایک آدمی دیکھا)

جب کوئی حالی یا مقالی قرینہ موجود ہو تو مفعول بہٖ پر واقع شدہ فعل کا محذوف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

(اوّل) مُنَادَی : اس پر مندرجہ ذیل صورتوں میں نصب آتا ہے :
(ا) جب آخر میں الفِ استغاثہ ہو : یَا زَیْدَاہُ
(ب) جب مُنَادَی اور دوسرے عَلَم کے درمیان اِبن کا لفظ ہو : یَا زَیْدَ بْنَ کُلْثُوْمٍ۔
(ج) جب مُنَادَی مضاف یا شبہِ مُضاف[1] یا نکرہ غیر مقصودہ ہو : یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ یَا طَالِعًا جَبَلًا۔

(دوم) اِضمار[2] عَلَی شَرِیْطَۃِ التَّفْسِیْر (یعنی ایسے فعل کا حذف کرنا جو مابعد کا فعل ظاہر کر رہا ہو) : وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ درحقیقت قَدَّرْنَا الْقَمَرَ سے شروع ہوتا ہے۔ مابعد کے قَدَّرْنَا کی وجہ سے پہلے قَدَّرْنَا کو محذوف کر دیا ہے۔

(سوم) تحذیر (خوف دلانا)
اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ (شیر سے بچ کر رہ)۔ اَلطَّرِیْقَ اَلطَّرِیْقَ (رستے سے بچ کر رہو)

مفعول مُطلَق : وہ فعل ہے جو فاعل سے واقع ہوتا ہے۔
ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری)۔ شَرُفَ شَرَفًا۔

مفعول فیہ (یا ظرف) : وہ زمان یا مکان جس میں فعل ہوتا ہے۔

---

[1] شبہ مضاف وہ اسم ہے جس کے معنی مابعد کے ملائے بغیر تام نہ ہوں۔
[2] پوشیدہ کرنا۔

Marfat.com

(۱) ظرفِ زمان : ضَرَبْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ صُمْتُ دَهْرًا۔
(۲) ظرفِ مکان : مثلاً اَمَام ، خَلف ، یمین ، شِمال ، فَوق ، تَحت یا
ان کے ہم معنی الفاظ مثلاً وَرَاءَ ، قُدَّامَ ۔
قُمْتُ اَمَامَكَ ۔ جَلَسْتُ وَرَاءَكَ ۔

مفعول لَہٗ : وہ اسم مصدر ہے جو فعل کا سبب یا مقصود ہو۔
ضَرَبْتُهٗ تَادِيبًا (میں نے اسے تادیب کے لئے مارا)
قَعَدَ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا (وہ بزدلی کے سبب سے جنگ میں
شامل نہ ہوا)

مفعول مَعَہٗ : وہ اسم ہے جو واو کے بعد فاعل یا مفعول کی مصاحبت کے لئے
آئے۔ یہ ایک ہی زمان و مکان کو ظاہر کرتا ہے۔
اِستوی الماءُ وَالْخَشَبَةَ یعنی مَعَ الْخَشَبَةِ یعنی
لکڑی کے ساتھ پانی برابر ہو گیا۔
كَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ (تجھ اور زید کو ایک ہی درہم
کافی ہے)

حال (ہیئت بیان کرنا) : وَلّٰى زَيْدٌ هَارِبًا (زید منہ موڑ کر بھاگتا گیا)
تمییز (جدا واضح کرنا) : مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا (زمین کا بھراؤ سونے سے)۔
طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا۔ ذراعٌ ثَوْبًا۔ خاتمٌ حَدِيدًا۔

نوٹ : حال اور تمییز میں فرق یہ ہے کہ حال فاعل یا مفعول کی ہیئت کو بیان
کرتا ہے اور تمییز ذات کو واضح کرتی ہے۔

مُسْتَثْنٰی : وہ اسم ہے جسے اِلَّا کی طرح کے الفاظ سے ماقبل کے حکم سے خارج کر
دیا جائے۔
اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ اِلَّا نِصْفَهٗ (میں نے غلام خریدا سوائے اس کے نصف کے
یعنی صرف نصف غلام خریدا)
جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (زید کے سوا لوگ آئے)

نوٹ : افعالِ ناقصہ کی خبر، حروفِ مشبہ بفعل کا اسم، مَا و لَا مشابہ بِلَیْسَ کی خبر اور لائے نفیِ جنس کے اسم کی مثالیں مرفوعات کے ذیل میں گزر چکی ہیں۔

عوامِلِ مضارع :

اَنْ (کہ) : اَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَیْهِ (میں نے چاہا کہ اس کی طرف جاؤں)

لَنْ : لَنْ اَسْرِقَ اَبَدًا (میں ہرگز چوری نہ کروں گا)

کَیْ (تاکہ) : اَسْلَمْتُ کَیْ اُسْلِمَ (میں اسلام لایا تاکہ سلامتی پاؤں)

اِذَنْ (تب) : اَسْلِمْ اِذَنْ تُسْلِمَ (اسلام لا تب تو سلامتی پائے گا)

اسماءُ الافعال بمعنیِ امر :

دُونَكَ (لے) : دُونَكَ الْقَلَمَ (قلم لے)

هَا (یہ لو) : اس کی تین صورتیں ہیں : هَا۔ هَاءِ۔ هَاءَ۔ اس سے واحد تثنیہ اور جمع بھی ہے یعنی هَاءَ۔ هَاءَ مَا اور هَاؤُمْ

مثلاً هَاؤُمُ اِقْرَءُوا كِتَابِيَهْ

حَيْهَلْ (لا) : حَيْهَلْ كِتَابَكَ (اپنی کتاب لا)

بَلْهَ (چھوڑ دے) : بَلْهَ النَّظَرَ فِي النُّجُومِ (نجوم میں سوچنا چھوڑ دے)

عَلَيْكَ (تجھ لازم ہے) : عَلَيْكَ الْجِهَادَ (تجھ پر جہاد لازم ہے)

رُوَيْدَ (مہلت دے) : يَا رَجُلُ رُوَيْدَ زَيْدًا (اے شخص زید کو مہلت دے)

مَجْرُورات

مجروراتِ حسب ذیل ہیں :

(۱) مُضَافٌ اِلَیْهِ مثلاً صَاحِبُ الْكَرَمِ

(۲) حرفِ جار کا مابعد اسم

حروفِ جارہ سترہ ہیں :

بَا و تَا و كَافْ و لَامْ و وَاوْ

۱۱ مِنْ ، ۱۲ عَدَا ، ۱۳ فِیْ ، ۱۴ عَنْ ، ۱۵ عَلٰی ، ۱۶ حَتّٰی ، ۱۷ اِلٰی ۔

غیر مُنصَرِف

غیر منصرف وہ اسم ہے جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ کسرہ کے بجائے فتحہ آتا ہے۔
غیر منصرف ہونے کے لئے مندرجہ ذیل نو اسباب میں سے دو سبب کا یا ایک ایسے سبب کا ہونا ضروری ہے جو دو سبب کا قائم مقام ہو:

۱۔ عدل۔ ۲۔ وصف۔ ۳۔ تانیث۔ ۴۔ مَعرِفہ۔ ۵۔ عُجمہ۔ ۶۔ جمع۔ ۷۔ ترکیب۔ ۸۔ الف نون زائدتان۔ ۹۔ وزنِ فعل۔

(۱) عدل (قاعدہ سے مُڑ جانا): عدل یہ ہے کہ اسم اپنی اصل سے بغیر کسی مقررہ قاعدہ کے نکالا گیا ہو۔
جس عدل کے بارے میں تحقیق ثبوت ہو اسے عدلِ تحقیقی کہتے ہیں اور جو فرض کر لیا گیا ہو اسے عدلِ تقدیری کہتے ہیں۔
عدلِ تحقیقی کی مثالیں: مَثْنٰی جو دراصل اِثنانِ اِثنانِ تھا۔
مثلث جو دراصل ثلاثۃ ثلاثۃ تھا۔
عدلِ تقدیری کی مثالیں: عُمَرَ جو عامِر سے معدول مانا گیا ہے۔
زُفَرَ جو زافِر سے معدول مانا گیا ہے۔
اسی طرح: قُثَمَ ۔ هُبَلَ ۔ قُزَحَ ۔

(۲) وَصْف بشرطیکہ یقینی اور مستقل ہو، وہمی اور عارضی نہ ہو۔ مثلاً اَحْمَر ۔ اَصْفَر ۔

(۳) تانیث: اس کی تین قسمیں ہیں:
(ا) تانیث بالتاء، بشرطیکہ اس پر علمیت ہو مثلاً طَلْحَہ ، مَکَّہ ۔
(ب) تانیثِ معنوی بشرطیکہ اسم تین حرف سے زائد ہو مثلاً زَیْنَب یا
مُتَحَرِّکُ الْاَوْسَط ہو مثلاً سَقَر
(ج) تانیث بالفِ مقصورہ خَلْقٰی یا بالفِ ممدودہ مثلاً حَمْرَاء بشرطیکہ الف کے بعد
حمزہ زائد ہو۔ یہ تینوں تانیث مع صرف کے دو سببوں کے قائم مقام ہے۔

(۴) مَعْرِفَہ جس میں عَلَمِیَّت پائی جائے مثلاً زینب۔
(۵) عُجمہ جو غیر عربی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

Marfat.com

(ا) حقیقی ہو جیسے ابراہیم ۔ یا ۔ حکمی ہو یعنی غیر منصرف ہو کسی منصرف کو تبدیل کے علم کر دیا ہو مثلاً قَالُوْن (چنے) کو ایک قاری کا نام کر دیا ۔

(ب) متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَر (ایک قلعہ کا نام) ۔ یا ۔ تین حرف سے زائد ہو ۔

(۶) جمع: جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی مَفَاعِل اور مَفَاعِیل کے وزن پر مثلاً اَسَاوِد (جمع اَسْوَد) مَصَابِیح (جمع اَنَامِیم (جمع اَنْعَام جمع نَعَم کی) مِصْبَاح کی ۔

اس کی شرط یہ ہے کہ آخر میں ۃ نہ آتی ہو ۔

(۷) ترکیب: یعنی دو کلموں کا بغیر اضافت اسند کے مرکب ہونا مثلاً بَعْلَبَک (شام کا ایک شہر)

(۸) الف و نون زائدتان: اس کی دو شرطیں ہیں:

(ا) اسم میں ہو تو علم ہو مثلاً عُثْمَان ۔ عِمْرَان ۔

(ب) صفت میں ہو تو فَعْلَان کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں ۃ نہ ہو مثلاً سَکْرَان ۔

(۹) وَزْنِ فعل: یعنی اس کا وزن فعل کے وزن پر ہو مثلاً شَمَّر ۔ بَدْر ۔ یا ۔ مضارع کا کوئی حرف اس سے پہلے آئے بشرطیکہ اس میں کلمے تانیث نہ آتی ہو مثلاً اَحْمَد ۔ تَغْلِب ۔ یَزِید ۔

نوٹ(۱): اسم غیر منصرف مندرجہ ذیل صورتوں میں حالتِ جر میں مکسور ہوتا ہے:

(ا) جب مضاف ہو مثلاً مَرَرْتُ بِاَحْمَدِکُمْ ۔

(ب) جب اس سے پہلے الف لام ہو مثلاً مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ ۔

نوٹ(۲): جو اسم عَلَم یا جمع یا وزنِ فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہو وہ مُصَغَّر ہو کر منصرف ہو جاتا ہے مثلاً:

عُمَر سے عُمَیر ۔ شَتَر سے شُتَیر ۔

مَسَاجِد سے مُسَیْجِدَات ۔

Marfat.com

موضوع القرآن

سورۂ آلِ عمران

شیخ محمد اقبال ایم۔اے

علمی کتاب خانہ۔ اُردو بازار۔ لاہور

1/50

Marfat.com